هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

ہر کہ بیند نامہ ام از ابتدا تا انتہا ٭ من بدل او را غلامم او بود خواجہ مرا

الحمد للہ والمنۃ کہ نسخہ

موسوم بہ اسم تاریخی

عزّ الآخرة

۱۳۲۲

بشارت

از تصنیف شریف و تالیف لطیف جناب حقائق آگاہ معارف دستگاہ عارف باخبر و باتمیز حضرت مولوی محمد عبد العزیز صاحب القادری

و حلیۂ طبع یافتہ باہتمام مہتمم دار الطبع سرکار عالی سابق مددگار معتمد کونسل حجاز ریلوے سلطانی بسعی فراوان و تصحیح بیکران فرزندان حضرت مصنف

محمد عبد الرحمن منشی دار الانشاء دفتر گروڑگیری سرکار عالی و احمد عبد اللہ کار آموز محکمہ معتمدی سرکار عالی صیغہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ

قاسمی پریس حیدرآباد دکن میں طبع ہوئی

قیمت فی جلد

طبع اول ۱۰۰۰ جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زلالِ حمد و نعت اولیٰ ست بر خاکِ ادب خفتن
سجودے می توان کردن درودے می توان گفتن

اسعدکما اللہ تعالیٰ فی الدارین ایہا الولدان

محمد عبد الرحمن سلمہ المنان ۔ و احمد عبد اللہ سلمہ اللہ تعالےٰ

بعد سلام و دعا کہ بہترین دعا ہے معلوم کریں کہ تمہارے

دادا حضرت غلام محمد صاحب مرحوم شافعی المذہب مشاہیر قوم ۔

خوش حال ۔ فارغ البال نہایت سر برآوردہ قبیلہ پرور ۔ مرفہ الحال تھے

نہایت سیر چشمی سے امیرانہ عمر گذاری- اور ہر طرح کے عمدہ انتظام سے
مدبرانہ زندگی بسر کی- باوصف کثرت تعلقات دنیا کے للّٰہی او رخیراتی
کاموں میں بیدریغ روپیہ خرچ کیا- جو مثلِ روز روشن نمایاں و آشکار ہے
چنانچہ گلشن آباد مضافِ میسور میں آپکی بنائی ہوی مسجد دینداری کا مشہور
و معروف نمونہ ابتک آپکا موجود ہے- دنیا میں ہزار ہا روپیہ خیرات و مبرات
میں صرف کیکے زادِ آخرت اپنے ہمراہ لیگئے- ملک التجار تھے- آپکی
تجارت میں بڑا فروغ رہا سیلم- کوڑیال- ارکاٹ- ترچناپلی- کڑپا-
کرنول وغیرہ میں جابجا آپکی کوٹھیاں تھیں- صدہا نوکر محمد نگر- علی آباد-
بی بی نگر- کریم پٹیہ وغیرہ متعدد مقطعہ جات- و باغات- و مکانِ عالیشان
گھر میں گھوڑے- باقی سب کچھ قادرِ قدیر نے دیا تھا- کمتر مقدمات
عدالت سرکاری میں جاتے ہونگے- اکثر نزاعاتِ باہمی کو آپسمیں تصفیہ

فرمایا کرتے تھے - آپ مصلح - و ہمدرد قوم تھے - راجہ میسور نے ہر چند
آپکو قبول ملازمت پنجصدی پر اصرار بیشمار کیا لیکن آپنے اوسکو اپنی
کسرِ شان خیال فرمایا - اور ہرگز قبول نکیا - راجہ صاحب نے باستماعِ
خوش حالی باظہارِ مسرت خلعت و دوشالہ عنایت و رخصت کیا - جو
کلان تر عہدہ دار مقرر پاتا - اولاً آپسے ملتا بعدہٗ جائزہ خدمت لیتا -
مثلِ پیر عبد الرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد کے آپکی بھی سرکار
دربار مین کافی قدر و منزلت تھی - اسلئے کہ راجہ والی ریاست کو اُسکے
باپ نے تمہارے پڑدادا محمد علی صاحب مغفور نایطی سے ارادۃً
قبضی کر دیا تھا تمہارے جدِ اعلیٰ محمد علی صاحب کو ٹیپو سلطانی حکومت
مین امیر البحر کمانڈریا ملکِ ملیبار کی حکومت تفویض تھی آپکو سلطانِ شہید
سے خصوصی تعلقات تھے چنانچہ حضرت ممدوح نے بعد شہادتِ سلطان

وتاراجی قلعہ سریرنگ پٹن - بہ تبدیلِ لباس فقیرانہ گذران اختیار کیا - اور بعد
تسلط کے ہرچند انگریزون نے چاہا کہ مثل اعزا سلطانی ایک ہزار روپیہ الٰہی پنشن
نسلاً بعد نسلٍ آپکے نام جاری کرکے شریک دربارِ انگریزی کرین - مگر آپنے
قطعی انکار کیا - آپ نہایت متقی تھے - اِسکی تفصیل بسط و تطویل چاہتی ہے
اِس مختصر مین گنجایش نہین - اِسکا داخلہ تواریخ مین موجود ہے - ع
در گدائی ذکر شاہی خوب نیست ؎ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ
ہمنے یہہ مانا کہ جب گلشن مین ہو فصلِ خزان ؎ بے محل ہی چھیڑنا وان عہدِ گل کی داستان
کو یقین ہے رفتہ رفتہ یادِ ایامِ سلف ؎ دل سے چھوڑیگی مٹا کر گردشِ دورِ زمان
ہین یہہ باتین بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی ؎ بھول جائے رات کا سب صبح ہوتے ہی سمان
بزم کو برہم ہوے مدت نہین گذری بہت ؎ اُٹھ رہا ہی گل سے شمع بزم کے ابتک دھوان
بعدِ انتقالِ حضرتِ والدِ مرحوم و مغفور صغر سنی مین گردشِ زمانہ نے کشان کشان

راقم آثم کو بلدۂ حیدرآباد دکن تک پہونچایا۔

دو چیز آدمی را کشد زور زور ۞ یکی آب و دانہ دیگر خاکِ گور

اور سرکارِ عالی کی ملازمت کا طوق اوائل عمر گردن مین ڈلوایا۔ اگرچہ اوسکا
آغاز نیک نفس خداترس حکام کی ماتحتی مین ہوا تھا۔ بموجب محنت بتدریج
ترقی پاتا گیا۔ بعض عہدہ داران جلیل المناصب کے اصرارِ بے شمار پر
نمایش گاہِ لندن مین اپنا دستکاری قطعہ جسمین بہت باریک صنعت
اطلس پر چرپری دوخت حروفِ جلی انگریزی کی ایسی کی تھی کہ نوشت و دوخت
مین تمیز محال تھی۔ سرکارِ عالی کے ہی ذریعہ سے بھجوایا۔ وہ وہان نہایت
پسند ہوا حالانکہ انگریزی کا ایک حرف نہین جانتا تھا۔ اوسکے صلہ صنعت
مین سرکارِ عظمت مدار کے جانب سے میڈل و سرٹفکیٹ بواسطہ صاحب رزیڈنٹ
و بذریعۂ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان ۱۲۱۸ مورخہ ۲ ر امرداد سنہ ۱۲۹۹ ف

فقیر کو وصول ہوا - چونکہ میڈل پر ایڈورڈ ہفتم کی - اور سرٹیفکیٹ
پر اکثر رؤسا و اہل دول کے تصاویر تھے - فقیر تصاویر
رکھنا پسند نہین کرتا تھا مسترد کر دینا چاہا - بعض احباب
خلافِ مصلحت جانکر مانع ہوے - ۵

ملک آتے نہین جس گھر مین مورت ہو تو صد حسرت ٭
کہ خود ہم قصرِ دل مین غیر کی تصویر رکھتے ہین ٭

سرکار عالی نے بذریعۂ مراسلہ نشان (۱۶۳) مورخہ ۱۳ فروردی سنہ ۱۲۹۹ ف
فقیر کے لئے بطور خاص خدمت مہتممی ٹپہ کی ترقی منظور فرمائی
چونکہ فقیر کے ذمہ رکنیت مجلس مددگاری معتمدی کے خدمات تفویض تھے
سلطان الاسلام والمسلمین عبد الحمید خانِ عثمانی فرمان روای
ممالک روم و شام کے نزدیک سے بھی تمغہ و سپاس نامہ

بصلۂ اعانۂ حجاز حمیدیہ ریلوے وصول ہوا۔ جبکہ سنہ ۱۳۲۱ ہجری
مین سفر عراق درپیش ہوا۔ غازی مصطفےٰ نوری پادشاہ
عزیز قریب سلطان والی بصرہ یعنی بادشاہ نے جنھون نے
یونان کو فتح کیا تھا۔ باستماع کیفیت نامۂ مذکورہ سر تسلیم
خم و دستِ ادب بہم کرکے اپنی خاص سواری بھجوائی نہایت
تعظیم و تکریم و بحد اخلاق سے مُلاقات کی۔ اور بعد گفت و
شنید کے فقیر کو سلطانی مہمان بنانے پر اصرار کیا۔ چونکہ ہمکو فقر
سے فخر تھا۔ بعذر رہبر کابی پیرِ جوان سید السادات ولیعہد
سرورِ کائنات خلاصۂ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کیا گیا
جبکہ اُسنے بازدید کا ارادہ ظاہر کیا۔ بوجہ عالم مسافرت و بے سروسامانی
معافی چاہی گئی۔ حتی کہ ہمارے قیام بصرہ تک سعید افندی کو توال ولایت

بصرہ سربراہی و خبر گیری کے لئے متعین کردئے گئے تھے۔ باوصف ممانعت و عدم ضرورت شبانہ روز حاضر رہتے تھے۔ بوقت روانگی والی بغداد کے نام ایک رقعہ لکھکر حوالہ کیا۔ بوجہ عدم ضرورت ایصال نہین کیا گیا۔ پیر سید عبد الرحمن صاحب افندی جیلانی نقیب الاشراف وسجادہ درگاہ سلطان الاولیائ سے فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہوا آپ بڑے پیر کی اولاد مین ہین۔ نہایت ذی علم با مروت خلیق خوشحال ہین۔ آپکا دسترخوان وسیع ہے۔ آپ قیام بغداد تک پیر و مرشد کو مع ہمراہین شام کے خاصہ مین مدعو کرتے تھے۔ کھاتے وقت علمی مذاکرے اور ادبی گفتگو پیر و مرشد سے ہوتی۔ آپکے کثرت معلومات سے نہایت خوش ہوکر فرماتے کہ آپ جیسے علما حیدرآباد مین اور بھی ہین پیر و مرشد نہایت فروتنی سے جواب دیتے کہ مین ایک معمولی درجہ کا

طالب العلم ہون - حیدر آباد عالمون کا معدن ہے وغیرہ - کافی شریف
مین جبکہ پیر و مرشد کا وعظ ہوتا آپ چھپکر اکثر تشریف لاتے - مبادا
منبر سے پیر و مرشد اوتر نجائین - اور نہایت شوق سے سماعت فرماتے
سلطان کے نزدیک آپکی نہایت وقعت ہے جو والی بغداد مین
مقرر پاتا ہے - آپکا فرمان بردار رہتا ہے - آپکے صاحبزادگان
بلند اقبال مولانا سید پیر محمود صاحب افندی جیلانی - و مولانا سید پیر محی الدین
صاحب جیلانی افندی سے بھی فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہے -
آپ سر و اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کے مصداق ہین - جب آپسے ملاقات
کا اتفاق ہوتا - چای و قہوہ سرفراز فرماتے - مولانا و بالفضل اولانا
پیر سید ابراہیم صاحب افندی الجیلانی سے بھی فقیر کو ملاقات کا اعزاز
حاصل ہے - آپ حضرت پیر سید مصطفٰے صاحب قدس سرہ کے یادگار

فرزندِ ارجمند ہین - آپ خُلقِ مجسم رحم دل نہایت متین سیر چشم ہین علوم عربی و فارسی ترکی پشتو کے علاوہ اُردو مین بھی دستگاہ کافی رکھتے ہین - آپ بڑے مہمان نواز ہین متعدد مرتبہ پیر و مرشد کی مع خُدّام دعوتین کین قطع نظر اسکے بطور خاص فقیر کی دعوت پر تکلف فرمائی - انواع واقسام کی نعمتون کے علاوہ میوہ جات مثل فواکہ بہشتی بکثرت دسترخوان پر موجود تھے - کشادہ پیشانی سے بصرفِ زرِ کثیر فقیر کو سرنگون کیا - اور ایک جوڑی کھڑاؤن کی بیش قیمت صدف کے کام سے مرصع - عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہٗ سلطانِ اسلام بول کی والدہ ماجدہ نے آپکے محل مین بطور نذر گذرانی تھی - بطورِ تحفہ فقیر کو باصرارِ بیشمار عنایت فرمائی - اکثر شائقین پیرِ دستگیرِ درماندگان کے اولاد عطیہ کو تبرکاً بہ تمنا سے تمام آتے اور دیکھہ جاتے ہین - غرض قائم مقام

نجف نے بھی بہت آؤبھگت کی۔ افسر پولیس کو کربلا سے معلی تک
ہمراہ کر دیا۔ مدیر جمروق یہ ترکی لفظ ہے یعنی کمشنر کروڑ گیری۔
وقرنطینہ مین ڈاکٹر اور جو افسر ترک نائب سلطانی کو دیکھتا مثل خاتم
سلیمانی اُسکی عظمت سے سرنگون ہو جاتا اسمین شک نہین کہ ترکون کو
سلطان سے خاص محبت وابستہ ہے مثل پروانہ فدا ہین شکر خالق المنان
از پیر تا جوان پردیس مین بھی قدر و منزلت فقیر کافی ہوتی رہی۔ ہر چند کہ
بہت مُلکون کا گشت کیا بغداد کی جیسی عمدہ آب و ہوا۔ و ارزانی کہین
کی نہین پائی۔ فقیر کے ایک معزز دوست با خدا اکرم فرما۔ مدار المہام صاحب حال
حیدرآباد کی اکثر اوقات تعریف و توصیف کیا کرتے تھے۔ چونکہ بالطبع
انسان حریص جاہ ہوتا ہے۔ سُنتے سُنتے ایک روز بعد اطلاع کے
فقیر بھی گیا۔ خاص طور پر ملاقات ہوئی نہایت اخلاق سے ملے

خدا یتعالیٰ انھین نیک توفیق دے۔ عبرت کی آنکھین کھلین۔ بوقت
رخصت فقیر کو دوبارہ آنیکے لئے کہا۔ فقیر نے استغارہ سے بدیہی
جواب دیا کہ معاف فرمائے خدایتعالیٰ پھر نہ لائے یہہ آخیر ملاقات
ہے وغیرہ ذٰلک ع گردن بے طمع بلند بود۔ ؎
این سعادت بزور بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ
شاید دیوان کو اس دیوانہ پن کے جواب سے تعجب گذرا ہو خیر۔ یہہ ملاقات
افسر بالادست کو جنکی ماتحتی مین فقیر کارگزار تھا ناگوار گذری۔
درپئے بیخکنی ہوئے۔ خلاف قاعدہ فیناانس و حکم کیا بنٹ کونسل
و معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ۔ فقیر بورڈ مین جانے کے لئے
طرح طرح پر مجبور کیا گیا ع مبارک ہے وہ سینہ جو کینہ سے پاک ہے
بعد تشخیص وہان سے جواب آیا کہ انکے قویٰ اچھے ہین۔ نوکری سرکاری

کی قابلیت اُنمین موجود ہے۔ اور محکمہ سرکار سے بھی بدفعات جوابات
ملتے گئے کہ صداقت مدخلہ کافی ہے بوجہ خزانہ شاہی پر وظیفہ کا
بار ڈالا جاسے وغیرہ۔ اسپر سکوت نکرکے اپنے ہمرنگ کو جمانیکے لئے
اِسقدر ناقابلِ برداشت سختیان کین۔ اور وہ وہ مصیبتین جھیلنی پڑین کہ
الامان ؎ آنکہ شیران را کند روبہ مزاج ز احتیاج است احتیاج است احتیاج
جبکہ بے لطفی روز افزون ہوتی چلی ع حقِ خدمت جو نہ سمجھے اُسکی خدمت عبث ہے
اکثر ضروریات کو نظر انداز کیا۔ اور تھوڑے پر دل کو رضامند و بہ تکمیلِ
مدتِ ملازمت و حصولِ نصف وظیفہ حُسنِ خدمت بہ تقاضاو سن فشار
گِرانباری سے سبکدوشی حاصل کرلی۔ صدہا کی خوشامد و ہزارہا افکارات
سے نجات ملی۔ اَلْخَیْرُ فِیْمَا وَقَعَ۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ شانہ بلا خوشامد
احدے نہایت اطمینان و آزادی سے بقیہ زندگی بسر کرتا ہون طلوع آفتاب

کے ساتھ ہی ایک روپیہ۔ اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ایک روپیہ
بے منتِ مخلوق خالق دیتا ہے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ
وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلاً ۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ریاست کو آباد۔ ورئیس کو
تقویٰ عطا کرے۔ جیسی گذری اچھی گذری ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما
خوش کردی ۔ دنیا کے ہر قسم کے نرم و سخت و عیش و تکلیف کا تماشہ
ختم ہولیا۔ ؎ آخر ہے عمر دوستو اور دل بھی سیر ہے ۔ پیمانہ بھر گیا ہے
چھلکنے کی دیر ہے ۔ بقول شخصے ہمکو دوسری منزل درپیش ہے ؎
تمھیں ہے چلنی عدم کی منزل کہ جسمیں کھٹکا قدم قدم ہے ۔
نسیم جاگو کمر کو باندھو اُٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے ۔
اب لکھوا۔ وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلاً
یہہ التجا ہے کہ خداوند عالم تمکو عمل نیک کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور تم لوگ سکے

احکام کے پابند و عامل رہو۔ اور نواہی سے مجتنب و محترز رہو اور اللہ تعالیٰ

طرفین کا خاتمہ بخیر کرے تو نعیم مقیم اور وہاں کی یکجائی کا ذریعہ متصور ہے

ورنہ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ۔ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی

ایک فریق جنت مین۔ اور دوسرا دوزخ مین۔ پس تم خوب غور سے

سمجھو کہ ہر ہوشیار آدمی بموجب آیۂ کریمہ۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اپنے خدا برحق و قادر مطلق سے

انھین دو باتون کا خواہان و جویان رہتا ہے کہ (١) دنیا مین باعزت

و تندرست رہون اور سب ضرورتین ہر وقت پوری ہوتی رہین

(٢) آخرت کی نعمتون سے استفادہ ہو۔ اور عذاب الٰہی سے

محفوظ رہون۔ انھین مقاصد کے پورا کرنیکے لئے دنیا بھر کی

تکالیف اور ہر قسم کی آفتون کو اپنے سر پر جھیلتا ہے مگر ظاہر ہے کہ

کسی کام مین کامیاب ہوجانا بندہ کا اختیاری فعل نہین ہے البتہ بندہ کا کام بندگی اور تابعداری کا ہے اور خدائے پاک سے التجا کرنا امید ہے کہ جزا نیکی کی نیکی ملیگی۔ عیش کرو جتنا جی چاہے۔ مگر مرنا ضرور ہے۔ پیار کرو جسکو چاہو۔ مگر اُسکو چھوڑنا ضرور ہے کام جیسا چاہو کرو۔ جیسا کروگے ویسا ہی بدلا پاوگے۔ ۵ گندم از گندم بروید جو ز جو ❊ از مکافات عمل غافل مشو ❊ مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَنِ الْحُسْنٰی یعنی جو شخص اپنے خدا پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اوسکو نیک بدلہ ملیگا۔ اول ہر مسلمان مرد۔ و عورت کو چاہیئے کہ اپنا ایمان اور عقیدہ خدا کے ساتھہ درست کرے۔ اور خدا سے ڈرتا رہے۔ اور نیک کامون کو بجالاوے۔ اور منہیات سے بچے۔ تو وہ دنیا مین بھی بامراد رہیگا۔ اور آخرت مین بھی شاد۔ و شادمان ہوگا۔ ورنہ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کہلایگا

جسطرح کہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا
فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ
عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی یعنی جس شخص نے سرکشی کی
اور اوسنے صرف دنیا ہی کو اختیار کرلیا۔ اوسکا ٹھکانا جہنم ہی ہے
اور جو شخص خدا سے ڈرا۔ اور اوسنے اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے
روکا۔ اوسکا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ اور جو جو نعمتیں خدا یتعالیٰ نے
عنایت فرمائی ہیں اوسکا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہئیے جیسا کہ دولت
تندرستی وصحت ہے یا ایمان جس سے ہمکو خدا یتعالیٰ نے سرفراز فرمایا ہے
اور بمضمون اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ مثل چوپایوں کے
یا اون سے بھی بدتر ہمکو نہیں پیدا کیا۔

اے خدا قربان احسانت شوم　　این چہ احسانست قربانت شوم

پس جو شخص خدا تعالیٰ کے احسانات کو پہچانیگا اوسکا شکر ادا کریگا
شکر کی جزا مزید نعمت ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی مہربانی اور زیادہ ہوگی
جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ یعنی تم میرا
شکر کروگے تو مین تمکو اور نعمتین عطا کرونگا۔ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ
لَشَدِیْدٌ۔ اور اگر تم کفران نعمت کروگے تو میرا عذاب سخت ہے

ع شکر نعمت ہاے تو چندان کہ نعمت ہاے تو۔ جل جلالہ

ہزار بار بشویم دہان بعطر و گلاب ٭ ہنوز شکر تو کردن کمال بے ادبی است

جب بندہ خدا تعالیٰ کے نعمتون کو پہچانیگا اور اوسکا شکریہ ادا کریگا تو
رفتہ رفتہ درجات عالیات کا مستحق ہوگا۔ اور مرتبہ رضا و تسلیم تک
پہونچیگا۔ اور اوسکا بندہ خاص باوفا۔ اہل صفا قرار پائیگا۔ مَنْ کَانَ
لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ پس اوس بندہ کی غرض صرف مقصود روحی یعنی

رضا جو ئی مالک حقیقی باقی رہجاتی ہے - جو کوئی اوسکے پورا کرنے مین رجوع
ہوگیا اوسکا بیڑا پار ہے - پس ہمکو چاہئے کہ اول ایمان کی درستی کرو
جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ لَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا
حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَمَالِہٖ - یعنی کوئی
شخص جب تک مومن نہین ہوتا کہ سب گھر بار - بال بچون سے زیادہ
اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت نہو اور وہ
جب پورا مومن ہوگیا تو ضرور اوسکو خدا یتعالیٰ کی محبت بھی ہوگی
اور خدا کے ملنے کا راستہ تلاش کریگا - اور خدا یتعالی کے ملنے کا
راستہ شرع شریف کی پیروی پر منحصر ہے - جیسا کہ فرماتا ہے - قُلْ
اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ - یعنی کہدے اے نبی
اگر تم اللہ تعالی کو دوست رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ خدا یتعالے

تمھین محبوب رکھیگا۔ پس تم اوسکے فضل و کرم سے ہرگز نا امید نہونا اور اوسکے غضب سے بے خوف نہ بننا۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے سب لوگ اوس سے ڈرتے ہین۔ جو کوئی خالق سے نہین ڈرتا اوسکو مخلوق سے ڈرنا پڑتا ہے۔

ــــــہ

چون ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت ؛ چون بدو گشتی ہمہ چیز تو گشت
ہرکہ ترسید از حق و تقویٰ گزید ؛ ترسد ازوے جن و انس و ہرکہ دید
تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ؛ کہ گردن نپیچد ز حکم تو ہیچ
از خدا بترس پادشاہی کن ؛ از خدا مترس ہرچہ خواہی کن

کلام الٰہی تعالیٰ شانہٗ کے احکام پر جہان تک غور کیا گیا ہے سب سے زیادہ اِنھین چار امور پر تاکید ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد کرو اور اوس سے ڈرو۔ اوسکا شریک نہ ٹھیراؤ۔

نماز پڑھو۔ پس ان امور کی تعمیل کا تکمیل کے ساتھ تم بھی زیادہ تر
خیال رکھو۔ اعمال کے مقبول ہونیکا معیار یہی ہے کہ جو باتین شرعی
مخلوق کو مرغوب ہین وہی خالق لاشریک لہ کو پسند ہین۔ خلوص کو
اپنا رہبر بنانا۔ اور پاسِ انفاس کے عامل رہنا۔ ذکرِ علنی سے غافل رہنا
غافل زِ احتیاط نفس یک نفس مباش ؎ شاید ہمین نفس نفسِ واپسین بود
خالق کے اوامر کی تعظیم۔ مخلوق پر شفقت کرنا۔ یہہ بڑا گُر عبادت
کا ہے کم از کم حاکم حقیقی سے اتنا تو ڈرو جسطرح حاکم مجازی کے
روبرو جاتے وقت لباس خوش اور حالت درست۔ ہوش سنبھالکر
ہمہ تن گوش ہوکر ہاتھ جوڑتے ہوئے۔ نرم الفاظ و پست آواز
مین بات کرتے ہو۔ پُکار کر بات کرنا بے وقت جانا خلاف ادب
جانتے ہو۔ دیکھو۔ سوچو۔ سمجھو۔ بخوبی یاد رکھو۔ کہ جس حاکم کی حکومت

دایمی و بے زوال ہے۔ اور جسکے حکم کا مرافعہ ہے۔ نہ نگرانی۔ و نہ نظرثانی
اور جو جرم وہ قرار دیتا ہے۔ نہ وہ قابل ضمانت ہے۔ نہ لائق راضینامہ
پس ایسے حاکمِ مقتدر سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ اوسکے وارنٹ کی فوری
تعمیل ہو جاتی ہے۔ اوسکی مزاحمت کرنیکا کسی کے دل مین خطرہ تک
نہین آسکتا۔ اوسکا انصاف حقیقی انصاف ہے۔ ذرہ برابر ظلم کا شائبہ
نہین۔ لیکن اگر خوف ہے تو اپنے ہی اعمال۔ اور اپنے ہی جرائم کا
تاہم وہ رحیم و کریم۔ و غریب نواز بھی ایسا ہے کہ ذری سی عاجزی۔ و معذرت پر
عمر بھر کے لگاتار قصورات معاف فرما دیتا ہے۔ اگر وہ اپنے ترحم
اور فضل سے کام نہ لے۔ اور انصافاً ہماری بداعمالی کے لحاظ سے
ہمکو سزا دے تو۔ بے شبہ ہم حبس دوام۔ بعبور دریاے شور۔ یا پھانسی کے
سزاوار ہین ہان اگر وہ جان بخشی فرماے۔ اور بلا مواخذہ ملزم کی

رہائی کا حکم دے تو بیڑا پار ہے ۔ پس ہمپر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے قصورات پر نادم اور اوسکے فضل و کرم کے خواہان ۔ وجویان ہین ۔

اے خدا از فضل تو حاجت روا ۔ با تو یاد ہیچکس نبود روا

غیب سے یہہ ندا ہوتی ہے ۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔

باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ ۔ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

این درگہہ ما درگہہ نومیدی نیست ۔ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اوسکے خالق ہونیکی ۔ آسمان ۔ و زمین ۔ جھاڑ ۔ پہاڑ ۔ دریا ۔ و نار ذرہ ذرہ بالاتفاق ۔ پکار پکار کر شہادت و گواہی دے رہے ہین کہ اوس قادر مطلق کے سوا کوئی ہمارا مالک و رہنا بنانے والا و قائم رکھنے والا نہین ہو سکتا ۔ خدا تعالیٰ کے صفات سے اسطرح قابل رہنا کہ اوسکے

صفات کاملہ سے ہمین برا نام سماعت و بصارت وغیرہ عطا ہوئی ہین تمھاری تو یہانتک نوبت پہونچی ہے کہ قوت بصارت کی یہہ کیفیت ہے کہ پلک اوٹھاتے ہی تمام فضا حتی آسمان کی سیر کر لیتے ہو آیا وہ بصیر حقیقی چیونٹی کو اُسکے سوراخ اور ریت کو قعر دریا مین نہین دیکھہ سکتا لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ جبکہ تم از روے قیافہ ہر شخص کی اندرونی بھلی بُری حالت کو تمیز کر لے سکتے ہو تو کیا اوس قدیر و قیوم کا علم ایسا وسیع نہین ہو سکتا کہ تمھارے دلون کی بات جان سکے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ

جملہ ذراتِ زمین و آسمان لشکرِ حق اند گاہِ امتحان ٭ از دہان لقمہ نشد سوے گلو تا نگوید لقمہ را حق کا دخلو ٭

وہی پاک ذات محیی و ممیت سے مُردہ کو زندہ زندہ کو مُردہ کرنا تعجب خیز و حیرت انگیز امر نہین ہے مارنے جلانے کی کُنجی اُسکے ید قدرت کے باہر نہین ہو سکتی ہے یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ذٰلِکُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ

اگر تم صوفیہ کے اشغال کے پابند ہوگے تو جب بعض صفات الٰہی سے باخبر ہوگے
یہاں تک کہ جو چیز تمھارے نظروں سے غائب ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی دیکھ لوگے
اسی پر دوسرے صفات کو قیاس کرو مشتے نمونہ از خروارے بعض اصطلاحات تمھارے
علم و عمل کیلئے قید قلم کرتا ہوں (۱) ہوش در دم ہر ہر دم کے محاسبہ کا نام ہی (۲) نظر بر قدم
اپنے چلنے کے وقت اپنے قدم کے سوا کسی چیز پر یہ نظر نڈالے اور بیٹھنے کی حالت مین اپنے
روبرو دیکھے کیونکہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی لوگون کی
باتین سننا بھی اسی مین داخل ہی (۳) سفر در وطن سالک کا صفات بشریہ خسیسہ سے صفات
ملکیہ فاضلہ کے طرف نقل کرنا ہی (۴) خلوت در انجمن یعنے دل سے خدا کی طرف متوجہ رہنے کا
ملکہ بہم پہونچانا (۵) یاد کرد دفع غفلت کا نام ہی ذکر زبانی ہو یا قلبی (۶) نگاہداشت
جب دل ذاکر ہووے تو خطرات اغیار سے دل کو نگاہ رکھے وغیرہ۔
قیامت کا اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح سارے بستی مین بغیر تخم ریزی کے بارش پڑتے ہی سبز و شاداب

ہو جاتا ہے۔ کیا اوس قدیر و قیوم کے نزدیک جو تمکو ابتدا مین صرف
ایک حکم کُن سے۔ کتم عدم سے۔ حیز وجود مین لایا ہے۔ ایک آواز
صور مین تمکو دوبارہ قبور سے اوٹھانا۔ اور حشر و نشر کرنا کچھہ دشوار
گذار امر ہے۔ یا تمھارے اعمال کا خاکہ تمھارے سامنے کر دینا اور
تمھارے اعضا سے۔ تمپر گواہی دلانا کوئی بڑی بات ہی ہرگز نہین ہے
اوست سلطان ہر چہ خواہد آن کند ٭ عالمے را در دمے ویران کند
باز از احکام جبروتی خویش ٭ جملہ را موجود و یکسان میکند
مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ
ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔
اور عرض کیا۔ کہ بعث۔ و نشر۔ و ظہور حشر۔ قابل اعتبار نہین۔ نہ
عقلمندون کے نزدیک تصدیق اوسکی پایۂ ثبوت کو پہونچی۔

محض امر خیالی ہے۔ پس دنیا جو کہ عیش و عشرت و خوشی کا مقام ہے
کھاؤ۔ پیو۔ فکر بے سود عقبیٰ سے فارغ رہو۔ حضرت نے فرمایا کہ
مین راسخ الاعتقاد ہون۔ کہ ظہور قیامت اور ذرہ ذرہ مواخذہ
اعمال مردم بروز حساب صحیح و لابدی امر ہے۔ مین خدا و رسول خدا
کے حکم پر عمل کرتا ہون۔ و لو بفرض محال تیرے خیال کے موافق۔ قیامت
کا کوئی اثر نہو۔ تو اپنی چند روزہ ریاضت و محنت شاقہ کی فکر نہین
رکھتا ہون۔ مخطی و عاصی ہوا۔ اور اگر بخلاف تیرے خیال کے۔
جسطرح قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ قیامت برپا ہوگی
تو مینے ضعف اعتقاد و انکار سے مخلصی پائی۔ اور تو ماخوذ و ملحد ہوا۔
مجھے خیال امور دوامی عقبیٰ کا ہے معاملہ دو روزہ دنیا کا اعتبار نہین ہے
افسوس ہے کہ اسوقت بھی بعضون کا خیال ہے کہ مرنیکے بعد عذاب

کسکو ہوتا ہے قطرہ جاکر دریا مین مل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پس ایسی گفتگو سننے سے بھی پرہیز کرو
کہ جس سے صریح قرآن و حدیث کا بطلان ہوجاتا ہے۔ ایمان باقی نہین رہتا معراج جسمی آنحضرت
علیہ الصلوۃ والسلام کے اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح نگاہ سات عینکین ایک پر ایک لگا کر
آسمان پر نظر کرنے سے پار ہوجاتی ہے۔ اور آپ کا جسم مبارک۔ ہماری روح سے بھی
لطیف تر تھا۔ ب ۵ صاحب عرش بلائے جسے نعلین سمیت تو کون کہتا ہے او
پاؤن سے نعلین اوتارو۔ تقدیر کے اسطرح قائل رہنا کہ وہ ٹلانے سے کسیکے نہین ٹلتی
ع تقدیر کے آگے تدبیر کی کچھ نہین چلتی ہو اور یقین جاننا کہ جو خدا تعالی نے تمھاری تقدیر مین
لکھدیا ہے وہ بلا شائبہ شک و آمیزش شبہ ملیگا اگرچہ تمام جہان اوسکے روکنے کی کوشش کرے۔ اور جو قسمت مین
نہو سارا جہان اسکے ملنے کیلئے زور لگادے نہ ملیگا۔ غور کرو تمھاری نوکری کے معاملہ مین تقدیر نے
کسیکی خوشامد کی نہ تم کسیکے نزدیک التجا لیگئے گھر بیٹھے بے منت مخلوق خلاف توقع مسبب نے
کس آسانی سے نوکر کرادیا ۵ کارساز ما بفکر کار ما فکر ما در کار ما آزار ما ۵ غرض نسبت با

بدستِ خود نوشت یا خوشنویس است و نخواہد بدنوشت یا بخلاف رائے فقیر تھنے عجلت طبعی سے اپنے اضافہ ماہوار و ترقی کیلئے بیحد کوششین کین ہ سب کو دنیا کی ہوس خوار لیئے پھرتی ہے کون پھرتا ہے یہہ مردار لیئے پھرتی ہے یا دل اگر فا ہو مین ہوتا تو یہہ دکھ کیون ہوتا یا میرے پہلو مین ہے دشمنِ جانی افسوس یہ اپنے اعلیٰ افسر سے بذریعہ جنگ بہادر تعارف کرایا۔ اور عمائدین و معززین کے سفارشی رقعات بہم پہونچاے ہ اے خواجہ اگرچہ مال دنیا طلبی یا رزقِ تو مقدر بیجا طلبی یا ہیچ از تو خدا طاعت فردا طلبد یا کامروز از و روزی فردا طلبی یا تمھارے افسرِ اعلیٰ کی توجہ خاص تمھارے حال پر مبذول رہی۔ تمھارے حقوق کو تسلیم کیا۔ زبانی و تحریری مکرات و مرات وعدے بھی کئے آخر نتیجہ اسکا معلوم ہ گر زمین را باسمان دوزی یا ندہند ت زیادہ از روزی یا تہی دستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل یا کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را۔ ظاہر ہی کہ دنیاوی تردد بیہودہ مین کوئی حد و حصر باقی نرکھے۔ شرق سے غرب و جنوب سے شمال و تحت سے فوق تک سلاسل و انہمہ تدابیر کو پچھاڑے تو طائر مقصود بدیخو است خواہندہ حقیقی کیونکر گرفتار ہوگا۔ تاوقتیکہ اثرِ ارادتِ لم یزلی عزائم

ہین ہمارے ظاہر نہو کوئی امر خواہ صغیر ہو یا کبیر صفحۂ ظہور پر جلوہ گر کسطرح ہوگا ہر تار کو جنبش و ہر ساز کو آواز

اوسی ہی ہجے ہین سے ہی پیش قرار پا ہوا ہر کا ہونا کمال لیاقت و عقلمندی پر منحصر نہین ہے اگر روزی بدانش

بر فزودے ز نادان تنگ تر روزی نبودے ۔ لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی ۔ دنیا کو جو اسباب ظاہری

سے تعبیر کرتے ہین یہان اسقدر تردد جائز ہی کہ بر توکل زانوے اشتر بہ بند بلکہ اسی مین منہمک ہون

لوگ طول امل کو تدبیر سمجھتے ہین ۔ اور تدبیر کو تقدیر پر ڈالتے ہین کسرٰی کو تعمیر ایوان مین کیا کچھ تدبیر تھی

افلاطون کو تقریر فلک نے کیا نفع دیا نہین سنا تو کہ سلطنت فرعون کے سر پر کیا لائی اور دولت

قارون کے ساتھ کیا کیا اگرچہ دنیا دی امور بظاہر منحصر ہین تدبیر پر ۔ و اصلِ تدبیر تقدیر ۔ و تقدیر

غالب ہی تدبیر پر کیونکہ وہ علوی ہے اور یہہ سفلی مثنوی ہنیر دان تخم امل کاشتند ۔ آخر از ان کشت

چہ بر داشتند ۔ برخت امل بند کہ تاجر شوی ۔ آمدی باز مسافر شوی ۔ اصل تدبیر یہہ ہی کہ رضاے

حق تعالی مین کوشش کرے تا بر قع خجالت نہ پہنے شرط بندگی یہ ہی کہ اگر چاہ مین گرے تو اپنے آنکھون کو

ملامت کرے اگر جاہ ملے شکر نعمتِ خدا بجا لاے جبکہ حسب خواہش انسان کسی امر کا ظہور وقوع مین آئے تو

اسکو تدابیر متنوعہ و محنت ہائے شاقہ پر اپنے تحمل کرنا چاہیے بلکہ نوازش و کرامت خالق پر اپنی نگاہ رکھے۔
الحاصل تدبیر کے ذریعہ سے تقدیر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ یعنی جیسی تقدیر ہوتی ہے ویسی ہی تدبیر سوجھائی جاتی ہے
پس تدبیر کو بھی ہاتھ سے نہ دینا مگر اسی میں غوطہ زن نہونا چاہیے اور وقت آئے پر قسمت نہ چاہنا۔ دعا سے غافل نہ رہنا
کہ اسی سے ہر مشکل آسان ہوجاتی ہے۔ اور یہی عاجزی بندگی بیچارگی کی علامت ہے ؎ قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا۔ بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا۔ غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا ۔ مثنوی
بکار او نشاید وہم بد کرد۔ تو بدی را بدیدم نسبت بخود کرد۔ ہمہ تقصیر تست آمد روا نیک گر نشنیدہ اِنَّا ظَلَمْنَا۔
افعال شیطانی اور افعال رحمانی میں بخوبی تمیز رکھنا بھی ضروری ہے ؎ نصیحت کنمت بشنو و بہانہ مگیر
ہر چہ ناصح مشفق بگوید بپذیر۔ مذہب کی تحقیق میں گر نہ پڑنا کہ کسی کی عمر اس راہ میں پوری نہو سکی۔ و بفرض محال تم
محقق بھی بنے تو اس سے کیا حاصل۔ اسلیئے کہ محقق بننے کے بعد بھی کسی کو عمل کرنا لازمی امر ہے۔ اس خود رائی سے آدمی
گمراہ ہوجاتا ہے شفاعت قرآن و پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محروم و ناکام رہجاتا ہے۔ پس تحقیق کے پردہ میں اعتقاد کو
ڈانوانڈول رکھنا اور عمر عزیز کو برباد کر دینا عقلمندی نہیں ہے۔ سلف صالحین جو راہ بتلا گئے ہیں وہی کافی ہے منصور سے

شبانہ روز عمل صالح کئے جاؤ کہ عمل صالح کا پورا پورا بدلہ یقیناً ملنے والا ہے
جیساکہ خداتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۹ دوسری
جگہ نَقِيْرًا ہے یعنی تمکو تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملیگا۔ اور تم ایک
خرما کے چھلکے یا پتے کی قیمت برابر کم نہ دئے جاؤ گے۔ بخلاف
اسکے اگر عمل نکروگے تو اپنا سر اپنے ہاتون سے پیٹوگے۔ اور قیامت کے
روز کہوگے کہ ہمکو لوٹ جانے دیجئے تاکہ اچھے کام کر آوین حکم ہوگا
کہ اے احمق تو وہان سے ابھی چلا آتا ہے۔ اب تلافی مافات کی۔
مہلت کہان۔ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ دنیا کے کام
اتنے کرو جبتک دنیا مین تمھارا قیام ہے۔ اور آخرت کا کام اسقدر
کرو کہ جتنی آخرت کو بقا ہے۔ اور خدا کے واسطے اتنا کام کرو جتنی
تمکو حاجت ہے۔ اور دوزخ کا کام اتنا کرو جسقدر عذاب کا تحمل کر سکو

لقمان حکیم سے منقول ہے کہ میں نے چار سو کتب سے پانچ امر منتخب کر لئے دو بھول جانیکے۔ تین یاد رکھنے کے۔ موت کو خدا کو۔ اور جس نے اپنے ساتھ احسان کیا ہو۔ اوسکو نہ بھولنا۔ تو نے کسیکے ساتھ احسان کیا ہو اور کسی نے تیرے ساتھ بدی کی ہو ان دونوں کو بھول جانا۔ ایعزیز فضول گو نہ بنا کہ اسمیں وقار جاتا ہے اور گنہ سر پر ہوتا ہے۔ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ مَنْ تَکَلَّمَ بِمَا لَا یَعْنِیْهِ هَوٰی اِلٰی جَهَنَّمَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفاً۔ یعنی جو شخص فضول اور غیر ضروری بکتا رہے تو وہ جہنم کے گڑھے میں ستر سال تک دھنسایا جائیگا۔ تا بحد امکان زبان بند رکھنا کہ فساد کی یہی جڑ ہے۔ سَلَامَتُهُ الْاِنْسَانِ فِیْ حِفْظِ اللِّسَانِ۔ دو سننا تو ایک کہنا۔ کیونکہ دو کان و یک زبان عطا ہوی ہے ع

خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید ؛ خموشی خود ایک حال ہے بلکہ

زبان اللہ کے ذکر سے اور دل اوسکے فکر مین مشغول رکھنا چاہئے۔ دل بیار دست بکار

رباعی کم گوئی جز مصلحت خویش مگوئی چیزیکہ نپرسند تو از پیش مگوئی گوش تو دو

داد ندو زبان تو یکے یعنے کہ دو بشنو و یکے بیش مگوئی ۔ تو وہ نہین یک لحظہ خالی

تجھ سے بیرون و درون میرا کہ دل مین یاد ہے تیری زبان پر نام ہے تیرا ۔ ہر

حال مین استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا کہ دنیا کی کوئی اڑی ایسی نہین ہے جو

ٹل نہ جائے۔ اور کوئی دشواری نہین جو سہل ہو جائے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ وارد ہے

وہ استقامت آپر اول گزین ۔ تا از درخت وصل بعدش خوشہ چین ۔ خبر دار ۔ تکالیف

و مصائب کا کسیکے سامنے گلہ نکرنا۔ بلکہ صبر و شکر بجالانا۔ جیسا کہ قرآن پاک مین خدا تعالیٰ

فرماتا ہے کہ۔ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ یعنی جو

لوگ کہ جب اونکو کوئی غم و مصیبت پہونچتی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم خدا کی ملک ہین

اور انجام کار اوسیکی طرف واپس جائینگے۔ پس اونپر خدا کی عنایت و رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت کی راہ پانے والے ہین۔

خالق سے گناہ کی مغفرت وبخشش کی امید ہے۔ مگر خلائق کے گناہ سے بچتے رہنا۔ کہ حق العباد کی پرسش اور گرفت کا بڑا اندیشہ ہے۔ بلحاظ وقت اپنے دنیاوی حاکم کی بھی اطاعت و مزاجداری کرنا۔ ذی بنا یہی عین مصلحت۔ اور بمقابلہ لیاقت کارآمد ہے۔ اوسکی سختی و برا کہنے کو برا نہ ماننا۔ مگر حتی الامکان مایۂ عزت ہاتھہ سے نہ کھونا کیونکہ غرض ملازمت سے چار پیسے پیدا کرنا ہے۔ اور عزت ہی کیلئے پیدا کئے جاتے ہین۔ جائز ذریعہ سے جائز امور کے حاصل کرنیکی کوشش کرنا۔ ناجائز ذریعہ سے کاربرآری مین انسان ذلیل ہوتا ہے اور زک اوٹھاتا ہے۔ دنیاوی حوائج کیلئے ایسا کام کرو کہ جسمین

دین کو کچھ بھی نقصان نہ پہونچے ورنہ وہ فعل لغو محض ہے دنیا کو مثل
سایہ کے تصور کرو کہ پکڑنے جاؤ تو بھاگ جاتا ہے ؎ خواب مرگ
خوابگہ قبرست بیداریست حشر چشم اگر بینا بود ہر روز روز محشرست
نیک نیتی و ہوشیاری سے کار مفوضہ انجام و انصرام دیا کرو ؎
تو پاک باش برادر مدار از کس باک زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ
فصل خصومات کی خدمت و پیشہ و کالت سے گریزان ہو ناکہ حرام
و شبہات کا اندیشہ ہے بعض ملازمت صریح حرام بعض قریب تر حرام
بعض حلال بعض حلال سے قریب تر ہین. اسکی تفصیل تفسیر کشف القلوب
پارۂ قد افلح المومنون مین واضح طور پر موجود ہے مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا
فَهُوَ ظَالِمٌ صحیح حدیث شریف ہے جہان تک ہو سکے آیندہ
حلال یا قریب تر حلال کی ملازمت ڈھونڈو و جب تک حلال طیب

نوکری نہ ملے خود کو قصوروار تصور کرو اور کھاتے وقت ہر آنکھ سے
چار چار آنسو بہاؤ اور خدا تعالیٰ سے طلب معاش حلال کی التجا کرو۔
دنیہ ار طلب مال مین دین کو برباد نہین کرتا دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالنا
اور یہہ سمجھنا کہ مال و اولاد کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے تقرب کی علامت ہے
کافرون کا مقولہ ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد دنیا گذشتنی و گذاشتنی
بہرطور گذر جاتی ہے ؎ چندین غم مال و حسرت دنیا چیست ٭ ہرگز دیدی
کسیکہ جاوید بزیست ٭ این یک نفسی کہ در تنت عاریت است ٭ با عاریتے
عاریتے باید زیست ٭ بحد امکان مدعی۔ یا مدعی علیہ۔ کی حیثیت سے
عدالت کی کرسی تک نہجانا البتہ سچی گواہی دینے سے اپنی کسر شان نہ سمجھنا
کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ
یعنی سچی گواہی مت چھپاؤ اور جو شخص چھپائیگا وہ گناہ گار ہوگا۔

البتہ جھوٹی گواہی نہ دینا اور جھوٹ نہ بولنا کہ دنیا مین جھوٹ بولنے والیکا رزق کم اور عزت کو نقصان پھونچتا ہے اور آخرت کے عذاب مین مبتلا ہوتا ہے ؎ دروغ اے برادر مگو زینہار ٭ کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار ٭ مردم آزاری ہرگز نہ کرنا کسیکے دل کو نہ دکھانا ؎ بترس از آہِ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ٭ اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید ٭ نیک آدمی کی زبان و ہاتھ سے کسیکو رنج نہین پونچتا ہے رباعی خواہی کہ ترا رتبتِ ابرار رسد ٭ مپسند کہ کس را ز تو آزار رسد ٭ از مرگ میندیش و غم رزق مخور ٭ کین ہر دو بوقتِ خویش ناچار رسد ٭ خیالات کا نیک رکھنا ہی معرفت الٰہی ہے فقیری چیست تصحیح خیال است۔ اور اعضا کی حفاظت درحقیقت اطاعت ہے۔ فرائض کا بروقت ادا کرنا تمپر فرض ہے

اگر اوا کروگے تو جزا پاؤگے۔ نکروگے تو سزا اور خدا کی سزا سخت تر ہے۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا۔ اور جسقدر موقع ملے نوافل بجالاؤ ورنہ برے افعال سے جوارح کو بچاؤ۔ اپنے فائدہ پر دوسرے کے نقصان کو نظر انداز نکرو۔ ہمیشہ سیر چشم اور کار خیر مین مصروف رہنا۔ مگر نہ اسقدر کہ خود محتاج اور فقیر ہو جاؤ۔ نوبت دوسرون سے استمداد اور سوال کی پہونچے۔ کہ خدا تعالی فرماتا ہے وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا يعني نہ اسقدر بخل اور کنجوسی کرو کہ گویا ہاتھ گلے کو باندہ لو۔ اور نہ اسقدر دست کشائی کہ ملامت اور حسرت زدہ ہو بیٹھو سب سے پہلے اپنے اہل وعیال خویش واقارب کا نان ونفقہ مقدم ہے اسکے بعد دوسرے رشتہ دار مستحق خیرات ہین اسکے بعد اور دوسرے لوگ

اے جانِ جانانِ من - وے روحِ من - ریحانِ من - میرے بعد
تم اپنے ماں اور بہنوں کے تا دمِ زندگی خبرگیران رہنا - بڑی بہنوں کا ادب
چھوٹی بہنوں پر شفقت رکھنا - تم سب کے بالاتفاق بہیئت مجموعی
رہنے مین میری خوشنودی متصور ہے - اگر وہ تمکو اچھا نہ سمجھین تو خیر مضائقہ
نہین - مگر تم اون کے حقوق کو سمجھنا - کیونکہ اگر وہ خدانخواستہ اپنی
ذاتی جائداد دوسرے کے پاس لیجاوینگے تو تم خود اوسکو گوارا نکر سکوگے -
دیکھو ہمشیرہ دار بہنون کو نہایت ہی عزیز رکھنا کہ مین انکو تم سے کم نہین
جانتا ہون - مکان مسکونہ تمھاری والدہ کے نام کا ہے - اِسکی مرمت
شکست و ریخت کرتے رہنا - کہ تمھارے بزرگون کے نام کی بقا
ہے - اوسکے اتلاف اور بربادی کیلئے کیسکو دست اندازی کا
حق نہین - ورنہ بے گھر ہو جاوگے دربدر کرایہ کا مکان لیکر ذلیل ہوگے

تیسری تجہیز و تکفین مین دخل در معقولات نکرنا۔ کسی قسم کے رسوم ناجائز
کا ارتکاب نہو۔ تابوت پر چادر کی ضرورت ہے۔ نہ پھولون کی
چادر کی۔ بلکہ آل بتول رضی اللہ عنہا۔ مسند نشین رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔
حضرت پیرو مرشدم کو اختیار تامہ حاصل ہے اُنکی ہدایت پر عمل کرنا ۵
ہاتھ خالی اوس طرف جاتا ہون مین ٭ اور تہی دستی سے شرماتا ہون مین
دستگیرا دستگیری کیجئے ٭ آبرو میری وہان رکھ لیجئے
پس جو لوگ میت کے ساتھ رہینگے اونکو حسب مدارج اخلاق سے
رخصت کرنا۔ اور وقتِ موقع کھلانے پلانے سے بھی دریغ نکرنا
عمدہ ترین سلوک لوگون کے ساتھ کھانا کھلانا ہے میرے دوستلون
کی تعظیم و تکریم۔ اور اونکا ادب نیازمندانہ ملحوظ رکھنا۔ کہ مثل میرے
وہ بھی تم پر شفقت بزرگانہ مبذول رکھین۔ اور اپنے دوستون کی

حقارت نکرنا۔ تاکہ تمپر اونکا اعتماد زیادہ ہو۔ جو شخص تم سے مشورہ لے بلالحاظ اپنے
نقصان کے اوسکو نیک مشورہ دینا حتی الامکان کسیکے نزدیک التجا نہ لیجانا
اچھا نا ضرورت لاحق ہو تو۔ دل سے پوچھنا۔ استخارہ کرنا۔ خراب نہین ہوا جس نے
استخارہ کیا۔ دیکھو طبرانی دراوسط۔ سعادت اولادِ آدم ہے استخارہ کرنا اللہ تعالی
سے۔ اور بدبختی ابنِ آدم ترکِ استخارہ ہے اللہ تعالی سے۔ دیکھو حصن حصین صفحہ (۱۱۷)
حاکم و ترمذی سے ؎ دل را اگر تو صاف کنی ہمچو آینہ ؛ بیشک جمالِ دوست
نماید معاینہ ؛ او در دلِ منست دلِ من بدستِ او ؛ چون آینہ بدستِ من
و من در آینہ ؛ سائل کا سوال بقدر امکان رد نکرو۔ اور خود کسی سے کسی قسم کا سوال
نکرنا۔ کہ حرام ہے۔ ؎ اے قناعت تونگرم گردان ؛ کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
خدا کے آگے بندگی اور حاجت مندی کا اظہار یہی کیا کم صلہ ہے ؎ خدا گر بہ حکمت
بہ بندد درے ؛ کشاید بفضل و کرم دیگرے ؎ او چارۂ کار بندہ داند ؛

چون ہیچ وسلیتش نماند بہ آید وختہ مین حاسد پیدا ہو جاتے ہین جھوڑ جانے
سے ورثہ مین جھگڑے قائم ہوتے ہین۔ عفو کی جگہ عفو کرنا۔ اور غصہ کی
جگہ کمی نکرنا ف درشتی و نرمی بہم در بہ است بہ چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہاد است
مگر دبتے کو دبانا خلاف مردانگی جاننا۔ عالم کو صراف اور زبان خلق کو نقارہ
خدا جاننا۔ اور اون سے بہت حذر کرنا۔ حلم کے خوگر رہو۔ اور اوس کی عادت ڈالو
جیسا کہ شیخ سعدی کا قول ہے قطعہ در خاک بیلقان چو رسیدم بہ عابدے بہ گفتم مرا بہ تربیت
از جہل پاک کن بہ گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ بہ یا انچہ خواندہ ہمہ در زیر خاک کن
اور سب سے مل جل کے رہنا۔ مدارا کا شیوہ رکھنا کہ اہل دین کی متابعت
اور اہل دنیا کی موافقت اسی مین متصور ہے ع خوشامد ہر کرا گوئی خوش آمد
ف شیوۂ عاجزی نہ چھوڑ اے فیض بہ یہ وہ شئے ہے نہین خدا
کے پاس بہ ہان مین ہان ملانے سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے ف

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ٭ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

شرافت شریفانہ چلن کا نام ہے۔ اگر کوئی نیکی نہ کر سکو تو کم از کم اپنے نیت ہی کو نیک رکھو۔ صحیح حدیث ہی کہ اِنَّمَا الاَعمَالُ بِالنِّیَاتِ فَلا مکان مین روشندان قائم کرنا چاہو تو۔ اذان کی آواز سُننے کی نیت رکھو۔ ہم خرما و ہم ثواب ہوا و روشنی سے استفادہ ہو جاتا ہی قرض نہ لینا۔ وعدہ سے بڑھکر۔ ایفا کا خیال رکھنا۔ ورنہ ساقط الاعتبار ہو جاؤ۔ اور منافق کہلاؤ۔ بساط سے بڑھکر پاؤن نہ پھیلاؤ

ع بران عقل و دانش باید گریست ٭ کہ آمد بود و نوزده خرچ بیست

نوٹ: فخراً نہین بلکہ شکریۃً فقیر کہتا ہی کہ عمر بھر کبھو کسی سے فقیر نے قرض نہین لیا۔ البتہ اکثر خویش و بیگانون کو عند الضرورت قرضہ دیا ہے اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ اپنی تنخواہ کے موافق موازنہ تیار کر لیتا۔ عید۔ بقرعید۔ شادی۔ بیاہ تیمارداری۔ سفر۔ وغیرہ روزمرہ کے مصارف کی مدات سب کچھ اسمین موجود ہوتے۔ اسمین ایک پس انداز کا مد بھی ضرور رہتا۔ اسکی حفاظت و نگاہداشت مین ضرورت پر بڑی مدد ملتی۔ جب تنخواہ کی کمی زیادتی ہوتی۔ فوراً دوسرا موازنہ مرتب کر لیتا۔ کبھو گنجایش موازنہ سے بڑھکر مصارف نہین کئے۔ شاذ و نادر ایسا ہوا ہے کہ ایک مد کی رقم بچت۔ دوسرے ضروری مد مین صرف ہوئی ہے۔ اسی لئے محدود [illegible] مضایقہ نہین۔
الحمد للہ [illegible] لینا نہین آیا۔
اکثر دوستون [illegible] اپنا موازنہ [illegible] مرتب کرالیا کرتے۔

کلام مین ہمیشہ اپنے خطاب کے موقع اور انجام کو مدنظر رکھنا۔ نہ ایسے میٹھے ہو۔
کہ کوئی نگل جاے۔ نہ اتنے کڑوے کہ کوئی تھوک دے۔ نہ ایسے آہستہ چلو۔
کہ پیچھے رہ جاو۔ نہ ایسے دوڑو کہ ٹھوکر کھا کر گر پڑو۔ بہرحال میانہ روی اختیار کرو
کہ سادگی مین لطف نہ کچھ بانکپن مین ہے۔ خیر الامور اوسطہا کے چلن مین ہے
مہمان کی تواضع کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث تصور کرنا۔ کہ وہ درحقیقت
اپنی تقدیر کا کھاتا ہی۔ اور تمھارا نام نیک ہوتا ہی ؎ شکر بجا آر کہ مہمان تو
روزی خود میخورد از خوان تو ۔ اگر کوئی مکان پر آوے تو جس حال مین ہو نکل آنا کہ وہ بڑی
دور سے تم کو امیدوار دیکھ کر آیا ہے۔ بقول حدیث شریف اکثر اعمار

حکایت۔ [illegible] کہ فقیر کھانا کھا رہا تھا۔ ایک شاہ صاحب نے آکر آواز دی۔ تم نے کہا کہ
[illegible] وہ [illegible] چکے ہین۔ مجھے خیال تھا کہ کھانے سے فارغ ہو کر جا ملینگے۔ دل کی طرف رجوع کیا
[illegible] نے [illegible] کہ تو بڑا [illegible] یا عالم نہین۔ اسکو دھوپ مین کیون کھڑا کرتا ہے۔
[illegible] واپس آکر کھانا۔ پس فوری تعمیل کی۔ وہ بیچارے شرم کے مارے
[illegible] پس خوش ہوے اگرچہ چند روپیہ بھی انکو دیتا۔ اتنے خوش نہوتے۔ اوس روز سے
[illegible] سے ہوگئی۔

اُمَّتِی بَیْنَ السَّبْعِیْنَ وَالسِّتِّیْنَ ۂ فی زمانا۔ انسان کی زندگی ساٹھہ ستر سال کے درمیان معمولاً ہوا کرتی ہے۔ اسکے بعد تو اسکو مجبوراً دنیا سے چلنا پڑتا ہے ؎ پندے دہمت اگر بمن داری ہوش ؎ از بہر خدا جامۂ تزویر مپوش عقبیٰ ہمہ روز راست و دنیا یکدم ؎ از بہر دمے ملک ابد رامفروش ؎ اتنے جینے کا بھی کیا یقین ہے۔ کہ ہر دم موت کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ ؎ راستہ ملک عدم کا بھی ہے کتنا ہموار ؎ آنکھہ بند کرکے سے چلے جاتے ہین چلنے والے ؎ کوئی آرام تو ہے قبر مین انسان کیلئے ؎ جان سب دیتے ہین اس خانۂ ویران کیلئے ؎ بیس ڈالا ہے ہمین آتے ہی تو نے اے قبر ؎ یہی دستور تواضع کا ہے مہمان کیلئے ؎ یہہ ظاہر ہے کہ انگریزی یا قانونی تعلیم محض دنیا وی منافع کے خیال سے ہوتی ہے۔ دین سے اوسکو سرمو تعلق نہین ہے ؎ صد حیف یہہ مرنیکے لئے جینا ہے ؎ اس جینے پہ یہہ بغض و حسد کینہ ہے ؎ دارا کا

رہا تخت نہ جام جمشید ہے۔ نہ احوال سکندر کا تو آئینہ ہے جو عربی علم تو ہمارا مذہبی
علم ہے دینداری کا دار و مدار اسی پر ہے جب تک عربی علم پر عبور نہو۔
قرآن و حدیث کے مضامین۔ اور اونکی فصاحت و بلاغت کی دریافت پر
کوئی قادر نہیں ہو سکتا۔ گویا بغیر عربی کے احکام الٰہی سے بیخبری ہے۔ پس
اس عقل خام پر صد گونہ افسوس ہے کہ خیال محال پچاس ساٹھ سال کی خیالی زندگی
کے آرام سے بسر کرنے کی توقع پر لندن وغیرہ جا کر عمر کا ایک بہت بڑا بھاری حصہ
صرف کر کے بڑی جانفشانی سے ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ وایل ایل
ڈی۔ بیرسٹرایٹ لا وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کر کے فخریہ دنیا عیش سے گذرنے کی امید
کرتے ہیں۔ ع آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش۔ مگر اس سے بیخبر ہیں کہ کس وقت
موت آجائیگی ؎ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں۔ سامان سو برس کا ہے
کل کی خبر نہیں۔ بعض تو انگریزی طالب علمی ہی مین مر جاتے ہین۔ اور

بعض تعلیم پاکر ملازمت ملنے سے پہلے چل بستے ہین۔ رباعی

تا کے بنعم منضج وسہل خوردن ٭ خود را زِ تردد این ہمہ افسردن ٭ اے درد

اجل چو ہیچکس را نگذاشت ٭ بر زیستن اینقدر نباید مردن ٭ ؎ غافل تجھے

گھڑیال یہہ دیتی ہے منادی ٭ خالق نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹا دی

اور بعض کو اِس دنیاے ناپائدار سے فائدہ اوٹھانیکا موقع مل جاتا ہے ع

آنانکہ غنی تراند محتاج تراند ٭ مگر دارِ آخرت کیلئے جہان ہر شخص کو دوامًا

رہنا ہے۔ اور اوسکے حصول کا ذریعہ علمِ عربی ہے اوسکی تحصیل کی

کچھہ بھی فکر نہین ہے۔ عارضی سکونت کیلئے بڑے بڑے۔ بنگلے

ومحل سرائین اور کوٹھیان۔ تیار کیجاتی ہین۔ ؎ کسریٰ کے سے گر محل

بناے تو کیا ٭ قارون کے سے گنج ہاتھہ آئے تو کیا ٭ جب سر پہ قضا

پکاری انا للہ ٭ آئے تو کیا وگر نہ آئے تو کیا رباعی غرہ چہ شوی

بمسکن و کاشانہ چہ بر عمر کہ ہست حاصلش افسانہ ای ہمچو بہ بادی و ہم افروزی شمع
بسر رہگذر سیل چہ سازی خانہ ای افسوس ہے کہ جہان ہمکو قیام دوام کرنا ہے
وہان کیلئے سفال پوش یا خس پوش مکان بنانے کی بھی فکر نہین ہے ۔
طفلی نہ رہی کہ تھی وہ جانیوالی ہی کیا رہتی جوانی کہ جو تھی مٹانیوالی ہی پیری کو
بھی غنیمت جانو اب فصل نہین ہے کوئی آنیوالی ہی ایک شخص قوم
نوح میں سے سات سو برس کی عمر کاٹ کے جہاڑ کے نیچے زندگی
بسر کرتا تھا ۔ لوگون نے اسکو پانی اور دہوپ کی تکلیف سے بچنے کی غرض سے
مکان بنانے کی راے دی ۔ تو جواب دیا کہ سات سو برس ہی تو جینا ہے
اتنی تہوڑی مدت کیلئے مکان کی ضرورت کیا ہے آخر نہ بنایا ۔
منہمکانِ دنیا ہنسینگے اور ہم کو دیوانہ کہینگے ۔ ہم بھی اونکو احمق سمجھینگے
اِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْکُمْ کَمَا تَسْخَرُوْنَ ۔ الفرزند وقت موجود

کو عزیز رکھنے والا شخص درحقیقت نیک کردار و کفایت شعار ہے کیونکہ
دوست احباب دنیا کی سب چیزین تو پھر بھی مل سکتی ہین۔ مگر وقت
جب ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ نہین مل سکتا ۔ عمر تو بادشد
مثال آب جو ؛ آب رفتہ بازر کے آید بجو ؛ وقت کی پابندی جو اب
انگریزون نے اختیار کر لی ہے۔ فی الحقیقت یہہ قدما اور پیش روان
مذہب اسلام کا عام دستور تھا۔ اپنا وقت ضائع۔ اور دوسرے کا وقت
خراب کرنیوالا۔ بڑا مسرف اور بیدرد شخص ہے۔ دیکھو متقدمین کے
کارنامے کہ اونھون نے اپنے عزیز وقت سے کیا کیا کارآمد نتائج نکالے
اور اوسکی کیا کیا یادگارین دنیا مین چھوڑین الغرض مشورہ لینے مین
عار نکرنا مگر راز اپنے ہی تک رکھنا کہ اسکے بعد فاش ہو جاتا ہے ۔
خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش ؛ باکسی گفتن و گفتن کہ مگوئی ہر ایک فعل اول ہے

ایسا سوچ سمجھکر کرنا چاہئیے کہ اوسکے چھپانیکی ضرورت اور نوبت ہی نہ آوے

٥ مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ٭ در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست

فی زمانا۔ وہ لوگ تو بہت کم ہین۔ جو خدا تعالی سے ڈر کر گناہ نہین کرتے

اکثر لوگ شرما شرمی سے بھی برے کامون سے بچتے ہین۔ اگر تم مین

خداترسی ہے۔ تو چشم ما روشن و دل ما شاد۔ کیونکہ کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ

کَمَا تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ۔ حدیث شریف مین وارد ہے۔ ورنہ دنیا کی

شرم وحیا کا تو خیال ضرور رکھنا چاہئیے۔ کہ اوسکا ثمرہ آخرت مین بھی

سرخروئی متصور ہے کہ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ یہی حدیث صحیح ہے

٥ شاد باش وایمن و فارغ کہ من آن کنم با تو کہ باران با چمن ٭ مفسد اخلاق

گندہ مذاق۔ شرمناک رسومات۔ یعنی جلسے۔ وروشنی۔ وآتشبازی

ورقص۔ وغیرہ نے ہماری قومی سلطنتون کو بیخ وبنیاد سے اکھیر دیا

فرمان ایزدی کی خلاف ورزی نے ہمارے قوم پر پھٹکار ماری ہے
جہان رقص طوائف۔ وناٹک۔ وغیرہ ہوتا ہے وہان لعنت قہار نازل
ہوتی ہے۔ ایسے مہمل مجالس کی شرکت سے دوامانا فرو گریزان رہو۔
احیاناً اگر وہان موت آجاے۔ جہان کا مرنا پسند نہین۔ اوس مقام کا جانا
بھی پسند نہین جس طرح ہیضہ وطاعون وغیرہ جہان نمودار ہوتا ہے
نہین جاتے۔ بدرجۂ اولی ایسے مہمل تقاریب سے بچنا بھی لازمی امر ہے
مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاهُ۔ جن بیوقوفون نے بہشت ودوزخ وعدہ۔ وعید
رب جلیل کو امر خیالی۔ وبازیچۂ طفلان۔ تصور کرلیا ہے۔ اُنسے ہم کو
بحث نہین۔ آیہ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ
کریمہ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ
آور فاسق۔ وفاجر (کسے باشد) کی تعریف کرنے سے اور اوسکا تحفہ

وہدیہ لینے سے حتیٰ کہ دعوت قبول کرنے سے بھی پرہیز کیا کرو کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اور وہ رحمت الٰہی تعالیٰ اشانہ ہین واسطے
جہان والون کے) کہ جس وقت تعریف کیا جاوے فاسق غضبناک ہوتا ہے
یعنی غصہ ہوتا ہے رب العالمین صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ رَبَّنَا اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ جب کوئی کام تمھارے خاطر خواہ ہو جاوے تو
دو رکعت نفل شکریہ نماز ادا کرنا اور اپنے کُل کامون کو اوسی قادر مطلق کے
حوالہ کرنا کہ یہی کلیہ اوسکے راضی رکھنے کا ہے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۔ باطن سنبھالے رہنا تا ظاہر خود بخود درست
ہو جائے اور ریا کرنیکی ضرورت نہ پڑے اپنی ذاتی حاجتون کو روز بروز
ایسا کم کرنا کہ اپنا کام آپ ہی پورا کرسکو۔ ملازم یا اولاد سے کام لینے کی
ضرورت ہی نہ پڑے ۔ مختصر روزی پر دل حریص کو رضامند کرلینا و

خَیْرُ الرِّزْقِ مَا کَفٰی - کیونکہ بمقابلہ امرا فقرا پانچسو سال پیشتر داخل بہشت ہونگے
کھادی پہننا - کمل اوڑھنا - بوریا ہی بیر پا بچھانا - فقیرانہ گذران کرنا ضروری
دینوی حاجتون سے جلد فارغ ہوکر مسجد مین جا بیٹھنا - اولی ہے اور سنت ؎
حرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب جہان ٭ آنچہ من درکار دارم بیشتر
درکار نیست - خدا تعالی سے التجا ہے - کہ تمھاری دنیا اتنی کشادہ نہو کہ
وبالِ جان ہو جائے - اور اوسی مین منہمک رہو ؎ آب درکشتی ہلاکِ کشتی است
آب زیر کشتی آنرا پشتی است ٭ اور نہ اتنی تنگ ہو کہ دینی کوئی کام خاطر جمعی
سے نہ کر سکو - متوسط درجہ مین رہو - ہان خدا نخواستہ جب کوئی مصیبت جان
یا مال - یا آبرو پر آتی ہوئی دیکھو تو بیدریغ سخاوت و خیرات کرنا کہ -
اَلصَّدَقَۃُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ حدیث شریف مین آیا ہے - جب کسی قسم کا
ادبار یا اوسکے آثار دیکھو تو فوراً توبہ کر لینا کہ استغفار سے رحمت پروردگار

شامل حال ہو جاتی ہے - کہ خدا تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے وَمَا کَانَ اللّٰہُ
لِیُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ یعنی جو لوگ کہ توبہ واستغفار کرتے ہون
اونکو خدا تعالیٰ کسی عذاب مین گرفتار نہ کریگا - اور جب ناسا عدتِ زمانہ
دیکھو تو سفر اختیار کر لینا کہ اَلسَّفَرُ وَسِیْلَۃُ الظَّفَرِ بزرگون کا مقولہ ہے
ہر وقت با وضو رہنا کہ دافع نسیان و بلیات ہے ای قرۃ العینین
یاد رکھو کہ علی العموم سب گناہ کبیرہ اور علی الخصوص قتل زنا رشوت
نشہ سرقہ وغیرہ یہہ ایسے گناہ ہین کہ سر چڑھکر بولتے ہین اون کے
چھپ جانیکے خیال محال سے چھپ کر ارتکاب کرنیوالا بڑا ہی احمق ہے
پانچ حواس مین سے چار قوتین یعنی باصرہ - سامعہ - شامہ - وذائقہ
تمکو دوسرون کے بابت خبر دیتے ہین انسے بعض بعض شرعی جرم بھی
وقوع پذیر ہوتے ہین - جیسے کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ

آنکھہ کا زنا نظر بد ہے۔ جو غیر عورت پر پڑے۔ کان کا گناہ سماع ناجائز
وغیبت کا سُننا وغیرہ۔ زبان کا گناہ۔ غیبت کرنا۔ مال حرام کا کھانا ہے
حدیث شریف مین وارد ہے کہ جسنے اپنے گلے کے درمیانی چیز یعنے
زبان کی حفاظت کرلی اوسنے اپنا نصف دین سنبھال لیا جرمۂ صغیرۂ
جُرمۂ کبیرۂ علیٰ ہذا شامہ کا گناہ بھی اوس خوشبو کا سونگنا ہے جو ناجائز
طریقہ سے حاصل کی گئی ہو۔ یا غیر عورت کے پاس سے پھونچی ہو وغیرہ
البتہ قوت لامسہ ایسی ہے کہ جسطرح دوسرون کی۔ خبر تمکو پھونچاتی ہے
اِسیطرح تمھاری خبر بھی دوسرون کو کردیتی ہے۔ اور اس سے بڑے بڑے
گناہ۔ حرام وغیرہ وغیرہ عمل مین آتے ہین۔ گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ
تک پھونچا دیتا ہے۔ پس ہمیشہ ان سب گناہون سے بچنے کی کوشش [illegible]
فقیر مفاتیح الاعجاز۔ شرح گلشن راز۔ کا ترجمہ کررہا ہے۔ شاید حیات مستعار

وہ دمِ ناپائدار وفا نہ کرے۔ پیر و مرشد کی خدمت میں بالضرورت حاضر ہوکے تم اوسکو انجام دینا ع اگر بدر نتوانند بسر تمام کنند۔ نصیحت کرنا تو سہل بات ہے۔ مگر قبول کرنا اور اوسپر عمل کرنا ہی مشکل امر ہے۔ کیونکہ نصیحت کا کڑوا گھونٹ ہوا پرستوں کے گلے نہیں اوترتا ہے۔ اسلئے کہ منہیات و ممنوعات پر سبکا دل حریص ہوتا ہے خصوصاً نوجوان و طالب علم جو علوم رسمی۔ اور ہنر دنیوی میں مشغول ہی وہ جانتا ہے کہ صرف علم ہی وسیلۂ نجات ہے چندان عمل کی حاجت نہیں ہے تو یہ تو بیہ اعتقادِ بد۔ فلاسفہ کا مذہب ہے۔ اتنا تو سمجھو کہ جب علم حاصل ہوا۔ اور عمل نکیا۔ تو خدا یتعالیٰ کی حجت بندہ پر مضبوط ہوگئی۔ اور جائے عذر باقی نرہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اوس عالم پر ہوگا جسکو علم سے

کچھہ فائدہ نہین پہونچا - آنحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
حدیثون مین جملہ نصیحتین موجود ہین - اون مین سے ہر نصیحت بینظیر ہے
اوسکے فوائد و تاثیر کا کیا کہنا منجملہ نصائح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک نصیحت یہہ بھی ہے کہ "خدا جس بندے سے ناخوش ہوتا ہے
اوسکی پہچان یہی ہے کہ وہ بیہودہ کامون اور لہو و لعب مین مصروف
رہتا ہے" اگر تمام عمر کی ایکساعت فعل عبث و بیکار مین گذر جاے تو
اوسپر حسرت و پشیمانی بیشمار لازم ہے ؎ افسوس نہین ہین خوف
الہی دل مین ٭ ابتک نہین قصد عذر خواہی دل مین ٭ نافہ کی طرح خطا
مین گذری سب عمر ٭ بالون پہ سپیدی ہے سیاہی دل مین ٭ اور حدیث
مین ہے کہ جس کی عمر چالیس برس سے زیادہ کٹ گئی اور اوسکی نیکی
بدی پر غالب نہ آئی تو اوسکو دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہیئے

جہان والون کے واسطے یہہ نصیحت وافی و کافی متصور ہے۔ نظم
بجتے ہوئے جنکے آگے تاشے دیکھے۔ رنگین وہ رات وہ نہلاتے ہوے
پہر انکے لاشے دیکھے۔ افسوس ہیہات وہ اب چاہیئے خلق ہملوا کے
دیکھے۔ عبرت پکڑے وہ ہمنے کیا کیا یہان تماشے دیکھے۔ کہو کر دن آئی تو
منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
روبرو ذکرِ خیر حضرت عبداللہ بن عمر کا فرمایا۔ تو آپنے "فرمایا کہ وہ تو
آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز تہجد بھی پڑہتا"۔ چنانچہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ
رباعی آنرا کہ غمِ یار بود چون خسپد وہ آنکس کہ طلبگار بود چون خسپد وہ
اے دیدہ گنہ میکنی و می خسپی وہ چشمے کہ درو خار بود چون خسپد وہ حضرت
جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا اور

مزاج کا حال دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ ہمارا وعظ و نصیحت کچھ کام
نہ آئی۔ مگر وہ چند رکعتین کام آئین جنھین ہم رات کے وقت پڑہتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے "فرمایا کہ رات کو بہت
نہ سونا کہ بہت سونیوالا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہو کر اوٹھیگا"
نکتہ۔ دنیا کی محتاجی قلیل عاقبت کی محتاجی کثیر ہے وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ
نَافِلَةً لَکَ وصایائے لقمان مین لکھا ہے کہ حضرت لقمان علی نبینا و
علیہ الصلوٰۃ والسّلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے بیٹا
مرغ سے زیادہ تر باخبر سونا حیف ہے کہ مرغ تو بانگ دیتا ہے
اور تو پڑا سوتا ہے ایک شاعر کے نظم کا خلاصہ یہہ ہے کہ آدھی
رات کو سرو کی شاخ پر قمری بولی اُس دم مین غافل پڑا سو رہا تھا قسم خانہ
کعبہ کی مین جھوٹا عاشق ہون اگر سچا ہوتا تو یہہ قمری ہرگز مجھپر سبقت نہ لیجاتی قطعہ

دی شب بچمن بخواب غفلت بودم تا آنکہ سحر شد و نشستم بیدار شو ناگاہ

خروش بلبلان سحری از رفعت چو بگوش من رسید از گلزار شد و بر خاستم و

تسبیح و ملامت کردم و صد حیف کہ من بخواب مرغان بیدار شد وَاِنْ مِنْ

شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ۔ صبح صادق

مرہم کافور دارد در بغل گر علاج زخم عصیان بکنی ہشیار باش ۔

ہر کان سعادت کہ خدا داد بہ حافظ از ورد شب تار و دعا سحری بود و

منقول ہے کہ تلاوت قران کی آواز۔ وقت سحر استغفار کی آواز۔

خدا تعالیٰ کو خوش آتی ہے ہر شب میں آدھی رات کے بعد سے طلوع

آفتاب تک یہہ ندا ہوتی ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اُسے

دوں اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا۔ کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا

کیونکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جب آدھی رات گذرتی ہے اور خلق سو جاتی ہے تو

[illegible] جیسا خود خدا تعالی فرماتا ہے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا
قول ہے کہ وقت سحر کے خدا ایسی ہوا چلاتا ہے کہ ذکر و استغفار عابدون کا
خدا تعالی کی بارگاہ مین پہنچاتی ہے اول شب کو منادی ندا کرتا ہے
عرش کے نیچے سے کہ عابدو خبردار اوٹھتے جاؤ۔ تو عابد لوگ اوٹھ کھڑے
ہوتے ہین اور نمازین پڑھتے ہین جسقدر خدا تعالی چاہتا ہے پھر
نصف شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ دعا قنوت پڑھنے والو
پس اوٹھتے ہین اور سحر تک پڑھتے ہین اور جب صبح ہوتی ہے تو منادی
ندا کرتا ہے کہ بیدار رہو خواب غفلت کے سونے والو۔ تب اپنے اپنے
بچھونون سے اسطرح اوٹھتے ہین جسطرح مُردے قبرون سے نکل پڑتے ہین

رباعی
شب خیز کہ عاشقان بشب راز کنند ؛ گرد سر کوی دوست پرواز کنند
ہر جا کہ درے بود بشب بربندند ؛ الا در دوست را کہ شب باز کنند

اینمعز نیز صند وقچہ باطن کو سرمایۂ اعمال اور نقدِ احوال سے خالی نرکھنا۔ اور
یقین طور سے تصور کرنا کہ صرف علم کیسکی دستگیری نہین کرتا ہے۔ مثلاً
اگر کوئی سپاہی ہتیار بند جنگل بیابان مین پہونچے اوسکے نزدیک وہان
تلوار تیر کمان بندوق وغیرہ جملہ ہتیار موجود ہون۔ دفعتہً آدم خوار شیر نکل پڑے
ایا بغیر ہتیار۔ و بدون استعمال آلات مذکور کے خودبخود شیر بھاگ جائیگا
تم کہوگے نہین پس لاکھون مسئلے علم کے تمہین یاد ہونگے اور اسپر عمل کچھہ
بھی نہوگا تو محض معلومات سے کیا حاصل۔ نظیر ثانی یہہ کہ اگر کسی شخص کو
صفراوی بخار ہے اور بخوبی سمجھتا ہے کہ سکنجبین اور آش جو اوسکو مفید تر
ہے تو یہہ اُسکا مجرد علم موجب صحت اور زوال مرض کا باعث نہوسکیگا
جب تک اوسکو نہ کہائیگا ہرگز اچھا نہوگا۔ پس علم بہت حاصل کرنا
اور بہت کتابون کی اوراق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیکار و بیفائدہ ہے

الیعنی جب تک اپنے کو آپ ہی کام وان سے خدا کی رحمت کا مستحق نہ بناؤ گے تم پر ہرگز رحم نہ کیا جایگا۔ خداتعالی قرآن مین فرماتا ہے کہ من کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا۔ یعنی جو اپنے رب کی ملاقات چاہے تو چاہیے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب کی بندگی مین کسیکو شریک نہ بناوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر قایم ہے پہلا کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا۔ دوسرا نماز پڑہنا تیسرا زکوۃ دینا چوتہا رمضان کے روزے رکہنا پانچوان حج خانہ کعبہ کا کرنا۔ دوسری حدیث کا مضمون یہہ ہے کہ ایمان اقرار کرنا زبان سے ہے اور سچ جاننا دل سے اور عمل کرنا ہاتہہ پاؤن وغیرہ سے ہے پس اس سے بڑہکر روشن تر دلیل کونسی ہوگی اگر تمہین یہہ خطرہ گذرے کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت مین جایگا نہ خدا کے

فضل و رحمت سے۔ تو ہنوز تم نے فقیر کا مطلب نہیں سمجہا یہہ تو فقیر نے کہا

ہے کہ بندہ محض خدا تعالی کے فضل و کرم سے بہشت میں جائیگا اگر چہ

طاعت اور عبادت سے اپنے تئیں خدا تعالے کی رحمت کے لایق

اور مستحق نہ بنائیگا خدا تعالی کی رحمت کا حقدار نہ ہوگا۔ یہہ فقیر کا مقولہ

نہیں بلکہ خدا تعالی خود فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ

یعنے بیشک خدا کی رحمت نیک آدمیوں سے قریب ہے اور جب خدا کی رحمت

بندہ پر نازل نہوئی تو بہشت ملنا معلوم اگر کوئی کہے کہ صرف ایمان سے بہی بندہ

بہشت میں جائیگا تو یہہ بات فقیر نے بہی کہا ہے کہ ہاں مگر بہت سے

مراحل پیش آئینگے۔ اور بقدر گناہ عذاب ہوئیگا۔ جب بہشت ملیگی۔ اے فرزند

جب تک تم محنت نکروگے مزدوری اور نوکری نکروگے تنخواہ نپاؤگے

سو ہی عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب کا کام چہوڑ اسکا م

اس منہ سے اجرت کی طلب ہو۔ ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے برسون
عبادت الٰہی تعالیٰ شانہٗ کرتا رہا۔ خدا تعالیٰ نے حسن خلوص سے واسطے
ظاہر کرنا یا ایک فرشتہ بشکل انسان آیا۔ اور کہا کہ اب تک تیرے حق
بیشمار دن گذرے آخرت میں تیرے دوزخ ہے۔ آخر جواب دیا کہ جبکہ بندگی میرے
ہم ہیں بندے ہی اوسکے ہاتھ ہے خواہ دوزخی کرے یا بہشتی اوسکا اختیار ہے
اس فرشتہ نے بارگاہِ حضرتِ احدیت مین عرض کیا کہ الٰہی تجھکو روشن ہے
جو اس عابد نے جواب دیا۔ حکم ہوا کہ اے فرشتو وہ بندہ باوجود صفتِ
لیئمی کے ہماری عبادت سے باز نہین آتا ہے۔ ہم باوجود صفتِ کریمی کے
کسطرح اسکے گناہ نہ بخشینگے تم تمام گواہ رہو مین نے اسکو بخشدیا۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ جو آدمی یہہ گمان رکھتا ہے کہ بے محنت و
برداشتِ مشقت جنت ملیگی سو وہ بوالہوس ہے ۵ ایمان جو سلامت ملے

یاد رہے کہ یہ خیال جسنے اور اُمید کی پانی بہشت میں حسرت پر پھر گور
بہشت نصیب ہوگی وہ رحمت سے ناامید ہے

رباعی گر بندہ ز بندگی ز زندگی شرمندہ نبود بتر ازین مردمت نبود
دائم بگناه زدن رغبت بود قالب عاصی و روح تابع بود دیدہ گشت
سفید و روسپید ہم نکرد این پیری من صباح کاذب بود حضرت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آرزوئے بہشت بے عمل ایک
گناہ ہے منجملہ اور گناہوں کے۔ پس یہہ کہنا کہ خدا تعالیٰ ہماری عبادت کا
محتاج نہیں وہ غفور ہے کتنی حماقت کی بات ہے رباعی دل توبہ نمی کند ز عصیان
چہ کنم ز پند منشنید طفل نادان چہ کنم ز رفعت گویم اگر تو انصاف کنی ز تقصیر من است
نام شیطان چہ کنم رباعی اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من وین حرف معما نہ تو خوانی و
نہ من ہست از پس پردہ گفتگوئے من و تو چون پردہ برافتد نہ تو مانی و نہ من

ایعزیز حقیقت کے معنی یہ نہیں کہ عمل نکرے بلکہ عمل کا جانا کرے
ہے چشم اگر بینا شود بہ سو جمال یار ہست ۔ گوش اگر شنوا بود در ہر سخن
اسرار ہست ۔ حقیقت دریا ہے اور شریعت کشتی پس بغیر کشتی
دریا سے پار ہونا محال ہے نصیحت گوش کن جانا کہ از جان
دوست تر دارند ۔ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ۔ حضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام فرماتے ہین کہ دانشمند آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پر غالب
آکر اپنے کام کرتا ہے تاکہ بعد موت کام آئین ۔ اور احمق وہ آدمی
جو نفس امارہ کا مرید ہے اور خدا سے بخشایش کی امید رکھتا ہے
ہے انکھین بیکار ہین دیکھین نہ جو صورت تیری ۔ دل وہ کیا دل ہے نہو جسمین
محبت تیری ۔ رباعی ۔ پاک از عدم آمدیم و ناپاک شدیم ۔ آسودہ در آمدیم
و غمناک شدیم ۔ بودیم ز آب دیدہ در آتش دل ۔ دادیم بباد عمر و در خاک شدیم

ایعزیز علم بے عمل بیگانگی ہے۔ مثل اندہے مشعلچی کے جو علم آج کناہون
سے نہین بچاتا ہے وہ فرداے قیامت آتش دوزخ سے کب بچاویگا
اللّٰھم انی اعوذبک من علم لاینفع ومن قلب لا
یخشع ومن نفس لاتشبع۔ رباعی دنیا جم را وقیصر وخاقان را ٭ تسبیح
وصفا رضوان را ٭ دوزخ بدرا وبہشت مرنیکان را ٭ جانان مارا وجان ما جانان
ایعزیز دل مین ہمت اور نفس مین شگفتگی اور تن مین پژمردگی رکہنا چاہیے۔
یار آمد وگفت خستہ میدار دلت ٭ دائم بامید بستہ میدار دلت ٭
مارا بشکستگان نظرہا باشد ٭ مارا خواہی شکستہ میدار دلت کیونکہ اپنا گہر تو
قبرستان ہے جو اقربا و شناسا وغیرہ وہان مقیم ہین دمبدم تمہارا
انتظار کر رہے ہین کہ کب تم انسے جا ملوگے دمبدم میگذرند از
نظر ما یاران ٭ وانیقدر ندیدہ ندا ریم کہ در خود نگریم ٭ چلو امیر چلو تاکجا

اقامت دہر کی مسافران عدم انتظار کرتے ہین کہ پر خبر دار ہو شیار ہے

توشہ نجانا سے کہو یہ قافلہ والون سے ہم بہی آتے ہین کہ چلے نہ جاؤ

خدا را قدم اٹہاتے ہوے رباعی غافل منشین کہ خوش زمانے ست عزیز

ہر دم کہ بر آید از تو جانے ست عزیز کہ عمر ست کہ آمد ست و خواہد رفتن کہ ضایع

مکنش جہانے ست عزیز میان طاعت و عبادت کے معنی تو سمجہو

عبادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے - امر و

نہی - قول و فعل مین - سب مین پیروی آپکی اور آپکے افعال و احکام کی موافقت

ضرور ہے - خلاف حکم آپکے کوئی عبادت قبول نہین گو بصورت عبادت

ہو - خواہ نماز ہو - یا روزہ - مثلاً ایام تشریق کے روزے حرام ہین

ان دنون جو روزہ رکہیگا گنہگار ہوگا - حالانکہ روزہ بظاہر عبادت ہے

اسیطرح اوقات مکروہ و مقامات غضب مین نماز پڑہنا گناہ ہے

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید ہرگز بمنزل نخواہد رسید اور اگر جو کوئی شوہر اپنی بیوی سے ہنسی کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے اگرچہ بظاہر دل لگی ہے اپنی بیوی کے ساتھہ مزاج کرنا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل ہے تو ثابت ہوا کہ عبادت فرمان بری آنحضرت کی ہے نہ صرف نماز و روزہ اسلئے کہ نماز روزہ جب ہی عبادت ہوگا جب بہ نیت فرمان برداری کریگا۔ اسواسطے چاہئے کہ اپنے اقوال و افعال شریعت کے موافق و مطابق رکھو ؎ گفتن نیکو بہ نیکوئی نہ چون کردن بود نام حلوا بر زبان بردن نہ چون خوردن بود۔ ورنہ علم و عمل بے حکم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوری کا باعث ہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے اگلی امتون کے اعمال منسوخ کردئے پس چاہئے کہ آنحضرت کے سامنے دم نہ مارو۔ اور یقین جانو کہ

خدا کی راہ ان علوم رسمی اور اقوال صوفیانہ سے طے نہیں ہو سکتی ہے بلکہ یہہ
راہ مجاہدات اور ریاضات سے تکمیل پاتی ہے ؎ سہل شیری دان کہ صفہا
بشکند ٭ شیر آن باشد کہ خود را بشکند ٭ گر برون آئی ز پندار وجود ٭ بر تو گردد دور
پرکار وجود ٭ پہلے شہوت و حرص کو مشقت ریاضت سے پامال کر دینا چاہئے
شتر نفس کو تیغ مخالفت ہوا اور موت اختیاری سے ذبح کرے رباعی
گیرم کہ ہزار مصحف از بر داری ٭ آنرا چہ کنی کہ نفس کافر داری ٭ سر را بزمین
چہ می نہی بہر خدا ٭ آنرا بزمین بنہ کہ در سر داری ٭ زبان بے لگام اور
نفس مطلق العنان بدبختی کا نشان ہے جب تک نفس امارہ مغلوب نہوگا
دل نور معرفت سے معمور نہوگا رباعی نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بن جاتا ٭
اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا ٭ نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا ٭
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا ٭ ؎ سیر ہر کس تا کمال او بود ٭ قرب

ہرکس حسبِ حالِ او بود۔ تو سالکانِ راہِ خدا پر واجب ہے کہ اول اعتقاد صحیح جو بدعت سے
خالی ہو حاصل کریں۔ دوسرے بُرے کاموں سے توبہ کرنا اِسطرح پر کہ پھر گناہ کے پاس
نجاوے۔ ع دنیا خرابست کش عدم تعمیریست تو صیدِ اجل است گرجوان و پیراست
ہم روئے زمین پرپست ہم زیرِ زمین۔ تو این صفحۂ خاک ہر دو رو تصویریست۔ تو تیسرے
حقدار کا حق ادا کرنا اور سبکو راضی رکھنا تا حق کسی کا اوسپر باقی نرہے۔ ع با خلقِ خدا
سخن بشیرینی کن۔ تو اظہارِ نیاز و عجز و مسکینی کن۔ تو تا بر سرِ دیدہ جا دہندت مردم۔ تو
چشم و ہم دیدہ ترکِ خود بینی کن۔ تو چوتھے علمِ شریعت بقدرِ حلال و حرام سیکھنا۔ باقی علوم
صرف اِسقدر سیکھے جسمیں نجات متصور ہو۔ علمِ کلام اور علمِ مناظرہ اور نظم و نثر و
صرف و نحو وغیرہ ضرورت سے زیادہ پڑھنا کیا فائدہ۔ اور کیا حاصل سوائے
تضیعِ اوقات کے۔ ع گرہست ترا اشتیاقِ وصلِ باری۔ تو بر جادۂ شرع بایدت
پاداری۔ تو خواہی کہ رہت بخلوتِ خاص افتد۔ تو زین شارعِ عام پا برون نگذاری

اے فرزند تمکو فقیر سے جو تعلق وابستہ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھتا ہوں تم بھی
فقیر کو با وصف خصوصیت کہ تمھارے ساتھ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھو
یاری مخلوق ناید ہیچ کار ۔ سعی کن در یاری پروردگار ۔ آن زمان چون سازِ بانگِ نے نوی
دامنِ مادر پناہت کے بود ۔ چشم مروت دوسرون سے بند کرو زمانہ نے آہنی پنجہین
لکھو لکر اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ امید وفا کسی سے نہ رکھو ۔ آن بہ کہ درین زمانہ
کم گیری دوست ۔ با اہل زمانہ صحبت از دور نکوست ۔ آنکس کہ بجانگی ترا تکیہ بدوست
چون چشم خرد باز کنی دشمنت اوست ۔ اے دل ز زمانہ رسم احسان مطلب ۔
وز گردش دوران سر و سامان مطلب ۔ درمان طلبی دردِ تو افزون گردد ۔ با درد
بساز و ہیچ درمان مطلب ۔ اسبابِ جہان جملہ چو نقش ست در آب ۔ آن آب
نہ آب بلکہ موجے ز سراب ۔ آن موجِ سراب ہم خیالے در خواب ۔ آن خواب
چہ خواب خوابِ مستانِ شراب ۔ میان تمنے امتحان دینے کے لئے

ایک مدت تکرار علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی اگر اس سے تمھاری غرض دنیاوی تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہمسرون مین متصور ہے تو حیف صد حیف تمپر رباعی مولوی گشتی و آگہ نیستی ؎ خود کجا و از کجا و کیستی ؎ از خود آگہ چون نۂ اے بے شعور ؎ پس نباید بر چنین علت غرور ؎ اگر تمھارا مدعا تکمیل دین و تہذیب اخلاق متصور ہے تو مبارکباد و مرحبا و صد آفرین رباعی دنیا مطلب مخنثت میدانند ؎ عقبی مطلب مونثت میخوانند ؎ مولا طلب و برائے مولا میباش ؎ کاین سخت رہست و سالکش مردانند ؎ نقل ہے کہ ایک وقت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ٹھنڈا پانی پینے کو لائے آپ پیالہ ہاتھہ مین لیتے ہی بیہوش ہوگئے اور پیالہ ہاتھہ سے گر گیا لوگون نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ مجھے دوزخی گنہگارون کی آرزو یاد آئی جب وہ اہل جنت سے کہینگے کہ تھوڑا پانی ہمین پلاؤ رباعی گر از پے شہوت و ہوا خواہی رفت ؎ از من خبرے کہ

بے نوا خواہی رفت ؎ بنگر چہ کسی و از کجا آمدہ ؎ میدان کہ چہ میکنی کجا
خواہی رفت ؎ ۵ چار من آب بست اگر خواہی کنی غسل بدن ؎ قطرہ
اشک از برائے غسل دل کافی بود ؎ کتب سابقہ مین لکھا ہے کہ مردہ کا جنازہ
جب سے اوٹھتا ہے تا لبِ گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہین کہ اے
بندے تو نے خلق کیلئے خوب صفائی کی۔ میرے واسطے تو نے کیا
طہارت کی ہر روز ندا ہوتی ہے کہ اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہے غیر خدا کے ساتھ
حالانکہ تو خدا کے ساتھ نیکی سے محروم ہے وغیرہ وغیرہ تو خود بہرا ہے
یہہ آوازین نہین سنتا قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ
وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ؎ رباعی کبر و نخوت مکن اے نادان ؎
از رہِ دو رنجاک آمدہ ؎ پرورش یافتی از خونِ حیض ؎ از رہِ بول دوبار آمدہ ؎
پس دانشمند آدمی ہر روز گناہون سے توبہ کرکے سوتا ہے اور نیند کو

برابر موت کے سمجھتا ہے تاکہ روز بروز گناہ معاف ہوتے رہین۔
حدیث شریف مین ہے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کرو۔ قبل اسکے کہ تم کو
حساب دینا پڑے اور اعمال کو تولو پیشتر وزن ہونے میزان قیامت کے
رباعی امروز ترا دست رس فردا نیست ؎ و ضائع مکن اندیشہ دم را دلت شیدا نیست
و اندیشۂ فردات بجز سودا نیست ؎ کین باقی عمر را بہا پیدا نیست ؎ اگر تمھارا
طائر روح حظوظ نفسانی سے بے تعلق ہے۔ تو جب آواز نقارہ کوچ سنیگا
فوراً اُڑکر عرش معلے پر جا بیٹھے گا۔ جسطرح کہ منقول ہے کہ حضرت سعد بن
معاذ صحابی کی وفات سے عرش رحمٰن کا ہل گیا تھا معاذ اللہ اگر روح حظوظ
نفسانی مین مبتلا ہوکر مویشی اور چارپایون مین سے ہے جن کے حق مین
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہہ لوگ مثل چوپایون کے بلکہ اون سے بھی گمراہ تر ہین
تو باور کرنا کہ دنیا سے قدم اوٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے رباعی

گر دعویٰ ہستی ست بہتان ست این ٭ ور شکوہ نیستی ست کفران است این ٭
اے حضرت انسان تحیر انجام ٭ خود را نشناختی چہ عرفان است این ٭
مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ــــ پاک کن جامۂ ہستی کہ شود او پیدا ٭
تا گریبان ندری گل نہ کند بو پیدا ٭ **حکایت** حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت
شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تھے انھون نے تینتیس سال مرشد کی خدمت مین
رہکر آٹھ فوائد حاصل و اختیار کئے جو باعث خلاصی و نجات سمجھے جاتے ہین
وہی یہ ہ۔ (۱) کار خیر جو قبر مین مونس و غمخوار ہے اختیار کیا (۲) بر خلاف
نفس مجاہدات اسقدر کئے جن سے نفس مجبوراً عبادت پر راضی ہو گیا
(۳) جو مال و متاع سالہا مشقت سے جمع کیا تھا فقرا کو دیکر خدا کے پاس
جمع کر دیا اور راہ آخرت کا توشہ یہی ہے (۴) پرہیزگاری اختیار کی کیونکہ
خدا تعالیٰ متقی کو دوست رکھتا ہے (۵) بہ ترک حسد سب سے ملاپ اختیار کیا

اور تقدیر الٰہی پر رضامند ہو گئے (۶) سوائے شیطان اور اوسکے تابعین کے
اور کسی کو اپنا دشمن نہ سمجھا (۷) خدا کے وعدہ پر پورا بھروسہ کر کے اسطرف
لو لگائی تلاش رزق حرام و شبہات مین نہ پڑے (۸) دنیا مین کسی چیز پر
اعتماد نہین کیا۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۝ رباعی بت می شکنی کہ سنگ راہ دین است
ے می فگنی کہ اب فسق و کین است ؏ خود را بشکن کہ بت شکستن سہل است
دنیا بشکن کہ می فگند ان این است ؏ آمی قرۃ العینین باغ و بہار عزیزی مطبوعہ
۲۶ محرم الحرام ۱۳۱۲ ہجری مین مرید کے آداب اور بعض حقائق کے نکات
ہم بیان کر چکے ہین۔ اب پیر کے فرائض قید قلم کرتے ہین کہ ہر سالک کیلئے
ایسا پیر درکار ہے جو مربی اور مرشد ہو۔ یعنی تعلیم و رہنمائی کرے۔ برے
اخلاق کو دور۔ اور اچھے اخلاق کو بجائے اونکے قائم کرے خدا کی راہ
چلنے والے کے لئے ایک پیر مربی درکار ہے۔ اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے

پیغمبرون کو خلق کے طرف بھیجا ہے تاکہ خلق کو راہ راست بتاوین اور جب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے نائبون کو
اپنی جگہہ پر چھوڑا تا رہنمائی خلق کی تا روز قیامت کرتے رہین ع ہر کرا دیدم
درین عبرت سرا ؎ بہر مردن زندگانی میکند ؎ اسلئے سالک کو خواہی نخواہی
پیر کامل کی ضرورت ہے پیر کے شرائط یہہ ہین کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم
قابل پیری کے نہین ہے بلکہ لائق پیری کے وہ شخص ہے جسمین نشانیان
مفصلۂ ذیل ہون - اور نشانیون کی تفصیل اسلئے ہم بیان کرتے ہین تاکہ
ہر شخص دعوے پیری نکرے جو شخص کہ محبت جاہ ومال کی نرکھتا ہو اور
بیعت شخص بینا کی کر چکا ہو جسکی بیعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
مسلسل ہو اور اوسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کم کھانا
کم سونا - کم بولنا اور نماز بہت پڑہنا اور بہت صدقہ دینا اور بکثرت

روزہ رکھنا اور اخلاق حمیدہ کا عادی ہونا جیسے صبر شکر توکل یقین
اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی حلم تواضع دانائی
صدق وقار حیا سکون وغیرہ اور ایک نور منجملہ انوار محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہو۔ اور کبر و غرور بخل و حسد کینہ و حرص و طول
امل و طیش و جلدی وغیرہ بد اخلاقی سے پاک ہو اور تعصب و تکلف سے مبرا
و معرا ہو اور سوائے علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی علم کا عامل نہو یہی
بعض نشانیاں پیران طریقت کی ہیں۔ ایسے پیر کی پیروی سے منزل مقصود
تک رسائی اور وسیلۂ نجات متصور ہے۔ سفر عراق میں ثابت ہو گیا کہ قرۂ
باصرہ فتوت مردم دیدۂ مروت ہمارے شیخ پیر جوان میں ان تمام صفات حمیدہ
و اخلاق پسندیدہ کو خدا تعالی نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے وکفی باللہ
شہیدًا بسبب کور باطنی کے عام لوگ غفلت میں ہیں حالانکہ وہ آپ کے

کرامات کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ قلم و زبان اُن کے بیان سے عاجز ہے
سُبحَانَ اللّٰہِ۔ ایسا پیر کم یاب ہے۔ و اکثر حال مدعیانِ زمانہ حال حصول
تماشے کے واسطے مرید بناتے ہیں۔ اور بہت سے ملحد بیدین صرف
پیرزادگی خاندانی کو ذریعہ معاش قرار دیکر بہت سے غریب نادانوں کو دام میں
لاتے ہیں خدا انہیں ہدایت دے رباعی ہشدار کہ روزگار شور انگیز است
ایمن منشین کہ تیغ دوران تیز است در کام تو گر زمانہ لوزینہ نہد زنہار
مخور کہ زہر آمیز است صیادِ فلک نہادہ دامے بر دوش از بہر
شکارِ ناکسانِ بیہوش واکثر بیشعور و نادانی با چو او در پئے آہوئے
سنجاب خرگوش۔ الغرض تصوف دو چیز کا نام ہے ایک تو سچا معاملہ کرنا
خدا تعالیٰ سے دوسرا خلق سے نیکی کرنا۔ پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا
معاملہ کرے۔ اور خلق کے ساتھ نیکخوئی اور بُردباری سے پیش آئے تو

با دامی حلوہ ۱۲

وہی صوفی ہے۔ ؎ یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش ٭ دگر آنکہ بر غیر بدبین مباش ٭ خدایتعالی کے ساتھہ سچا معاملہ یہہ ہے کہ اپنی خوشی اوسکے حکم پر فدا کرے یعنی اُسکے احکام سے خوش رہے ؎ اے بندہ چو بندگی نکردی تو ازبندگیت کہ کار دارد ٭ چون او تو دگر خدا نداری ٭ او بہ ز تو صد ہزار دارد اور خلق کے ساتھہ نیکی و بُردباری یہہ ہے کہ اُنکے کام کو اپنے کام پر مقدم جانے جب تک اونکی خواہش خلاف شرع نہو۔ اِسواسطے کہ جو شخص خلاف شرع پر راضی ہو۔ وہ صوفی نہین ہے اگر وہ دعوے کرے تو جھوٹا ہے ؎ دل سرّ حیات را کماہی دانست ٭ در موت ہم اسرار الہی دانست ٭ امروز کہ با خودی ندانستی ہیچ ٭ فردا کہ ز خود روی چہ خواہی دانست ٭ اَے عزیز بندگی تین چیز سے مراد ہے۔ پہلا حکم ماننا شرع کا۔ دوسرا قضا و قدر و قسمت الہی تعالی شانہ پر راضی رہنا تیسرا اپنی خوشی چھوڑ دینا اور خدا کی مرضی سے

خوش ہونا ۵ سر مدگلہ اختصار می باید کرد یکی کار ازین دو کار می باید کرد
یا تن برضا دوست می باید داد یا قطع نظر زیار می باید کرد آلعزیز توکل کی
حقیقت یہہ ہے کہ خدا کے وعدون کو پکا اور مضبوط سمجھنا باقی کیفیت
تقدیر کے بیان مین ہم لکھ چکے ہین - آلعزیز اخلاق کی حقیقت یہہ ہے
کہ تمھارے جملہ کام محض خدا ہی کیواسطے ہون - اور جس کام کو کرو اُسمین تمھارا
دل خلق کے طرف متوجہ نہو اور یہہ بھی نہ خیال کرو کہ آدمی تمھاری تعریف
اِس کام مین کرین اور خلق کی ملامت سے آزردہ بھی نہونا چاہیئے خلق کو
خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تابع مثل بیجان چیزون کے سمجھنا - جیسے پتھر کنکر
زمین وغیرہ کسی کو رنج و راحت نہین دے سکتے ہین اِسیطرح تمام خلائق کی
ہرگز مجال نہین ہے کہ بے حکم خدا تعالیٰ رنج و راحت پہونچا سکین جب خلق کو
صاحب قدرت اور صاحب ارادت سمجھے گے تو خالق کا خیال کہان باقی رہا

ــہ ہرگز ندسے رسد زِ خلق مرنج تو کہ نہ راحت رسد زِ خلق نہ رنج نقل ہے کہ

شیر خدا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو کسی جنگ مین ایک مشہور پہلوان سے

مقابلہ ہوا صحابہ لرزان تھے کہ کافر مقابل کے ہاتھ سے آپ جام شہادت

نوش فرمائینگے کچھ عرصہ تک سخت مقابلہ رہا۔ بارے اسد اللہ الغالب کے

ذوالفقار کے جان کاہ ضرب وصدمہ سے سخت تر مجروح و نیم جان ہوکر گھوڑے

سے وہ کافر زمین پر گر پڑا شیر خدا نے سینۂ پر کینۂ مخالف پر سوار ہوکر خنجر سے

سر اوسکا بدن سے جدا کر دینا چاہا چونکہ وہ حس و حرکت نہین کر سکتا تھا

طیش مین آکر چہرۂ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً سینہ سے علیحدہ ہوگئے

اوسکو تعجب گذرا اور پوچھا کہ آپنے باوجود قابو پانیکے موقع کو ہاتھ سے

کیون دیا اپنی خواہش پوری کیون نہین کی آپنے جواب دیا کہ مین نے تجھ سے

لوجہ اللہ تعالی جنگ و جہاد کیا جبکہ تو نے تھوکا مجھکو غصہ آگیا خیال کیا کہ

اگر اب تجھے ذبح کرون تو بعوض للھیت کے نفسانیت ہو جاتی ہے اسلئے
باز آیا- رباعی یا بر سر وہم و رنج دنیا بردار یا بر دوش یقین یا غم عقبی بردار
برداشتن بار ضرور افتادہ است یا این را بردار خواہ آن را بردار الغرض
تا امکان مناظرہ و بحث کسی سے نکرنا اسمین بہت آفات ہین- اور نفع سے نقصان
زیادہ ہے تمام برے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہین یعنی ریا و کینہ
وحسد و تکبر و عداوت و فخر وغیرہ پس اگر کوئی مسئلہ درمیان تمھارے
اور طرف ثانی کے واقع ہو اور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہو جائے تو اس نیت سے
بحث کرنا جائز ہے اور اس نیت خالص کی دو نشانیان ہین اول یہہ کہ
برابر سمجھو کہ حق تمھارے طرف ثابت ہو یا طرف ثانی کے دوسری یہہ کہ
بحث کرنا تنہائی اور گوشہ مین پسند کرو نہ بر ملا لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو
اور جانو کہ حق تمھارے طرف ہے اور وہ نہین مانتا ہے تو اوس سے

حجت و تکرار نکرو بلکہ زبان بند کرو ورنہ وحشت کے سوا کچھہ فائدہ متصور نہوگا

ع اپنا شیوہ ہے امر حق کہنا * گر معاند لڑے تو چپ رہنا * اپنا شیوہ نہین ہے جنگ و جدل * کس و ناکس سے کرنا رد و بدل * صلح کی حق نے دی ہے خو مجکو * مرحبا کہتے ہین عدو مجکو * دیکھو طبیب حاذق ایسے مریض کی دوا کرتا ہے جسمین صحت کی امید رکھتا ہے۔ ع رفتم بطبیب و گفتم از درد نہان * گفتا از غیر دوست بر بند زبان * گفتم کہ غذا گفت ہمین خون جگر * گفتم پرہیز گفت از ہر دو جہان اور جہان جانتا ہے کہ مرض غالب ہے اور دوا کارگر نہوگی تو استادی طبیب کی یہی ہے کہ وہان ہرگز ہاتھہ نہ ڈالے اور دوا نکرے ع دی گفت طبیب از سر حسرت چو مرا دید * ہیہات کہ درد تو ز قانون شفا رفت * اسیطرح جہل کی بیماری لا دوا ہے۔ فرض کرو کسیکا سوال اور اعتراض بسبب حسد اور رشک کے ہو حسد کی

بیماری کبھی لا علاج ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دو گے
اسکا غصہ بڑھتا ہی جائیگا اور تمھارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے
جواب مین مشغول و مصروف ہرگز نہونا چاہیئے۔ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ؕ
کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ ہر طرح کی عداوت دور ہو سکتی ہے
مگر حسد کی دشمنی نہین جا سکتی ہے پس تدبیر یہی مناسب ہے کہ اوسکو اس
بیماری مین چھوڑدو اور درگذر کرو خدایتعالی فرماتا ہے۔ فَاَعْرِضْ عَنْ
مَنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ یعنی منہ پھیر لو اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے جو پیٹھ پھیرتا ہے ہمارے ذکر سے اور
صرف زندگانی دنیا چاہتا ہے۔ اور حاسد جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے گویا
اپنی خرمن کو جلاتا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین کہ حاسد
کی نیکیون کو حسد اسطرح کھاتا ہے جسطرح لکڑی کو آگ ۔ غمناک بنا دیتی

از طعن حسود اے دل ٭ شاید کہ چو وا بینی خیر تو درین باشد ٭ مثنوی ہان و ہان

ترکِ حسد کن از میان ٭ ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان ٭ چوب ہم بود اے برادر

آن ستون ٭ کز فراقِ مصطفیٰ بگریست خون ٭ اے تو انسان چوب از تو

بہتر است ٭ کینہا در سینۂ تو مضمر است ٭ کینہ و بغض و حسد ایمانِ تست ٭

در کشاکش ہا حسرت جانِ تست ٭ اے منافق زین ہمہ داغِ نفاق ٭ خیر و برخور

از بہایِ اتفاق ٭ جو نادانی حماقت سے ہو علاج پذیر نہین جیسا حضرت عیسیٰ

علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین مُردہ کو زندہ کرنے سے ایسا عاجز نہین

جیسا کہ علاج احمق سے تنگ آیا ہون۔ اور یہہ وہ جاہل آدمی ہے جو چند روز

تحصیل علم مین مصروف رہا۔ اور ہنوز علوم عقلی سے کور ہے باوجود نادانی

اور بیہاکی کے علما و فضلا پر اعتراض کرے جنھون نے ساری عمر علوم

شریفہ کی تحصیل مین صرف کی ہے اپنی کور باطنی سے اسقدر بھی نہین جانتا ہے

کہ یہہ اعتراض جو اس عالم بزرگ پر کرتا ہے یہہ بات خود اسکی جہالت اور
نادانی کی دلیل ہے۔ اور جو آدمی بزرگون اور عالمون کی بات نہین سمجھتا ہے
اور اس نافہمی کو بھی اپنے قصورِ فہم کا باعث نہین جانتا ہے۔ وہ کُند ذہن
اور غبی ہے۔ اوسکا ذہن دریافت حقائق جواب سے قاصر ہے۔ تو اُسکے
جواب سے درگذر کرو ؎ آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ۔ در جہل مرکب
ابد الدہر بماند ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ ہم گروہِ انبیا
اِسلئے مامور ہوے ہین کہ سب آدمیون سے موافق اونکی سمجھ اور عقل کے
بات کرین۔ جو بات اُنکی طاقت فہم سے باہر ہے نہین کہتے ہین ہان جو
پوچھنے والا عقلمند اور سمجھ بوجھ والا ہو اور غصہ شہوت حسد محبتِ دنیا
مین گرفتار نہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہتا ہے اور سوال بھی بطور طعن
و تشنیع کے نہو تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہئے ؎ غافل مشو و دیدہ

دل کور مکن بہ کاشانۂ انتباہ بے نور مکن بہ عیب و ہنرِ خویش ہمہ وقت ببین بہ

آئینہ زینت روے خود دور مکن بہ الغرض وعظ و نصیحت سے بھی پرہیز کرو

مگر جبکہ سمجھ لو کہ جو کچھ کہتے ہو خود بھی اوسپر عمل کرتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کی نصیحت یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نے اون سے فرمایا۔ اے فرزند مریم پہلے

اپنے نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب اوروں کو نصیحت کر۔ ورنہ

مجھ سے شرم کر۔ مثنوی حسب کتا بہ نگر احوال خویش بہ خواب گران اجل آمد

بہ پیش بہ روز تو در فکر طعام و شراب بہ شب ہمہ در خواب روی چون بہ دواب بہ تم

ایکہ بخوابی و جرس می زنند بہ چشم کشا ہمرہان می روند بہ قافلہ رفت و تو

بخوابی ہنوز بہ بیخودی و مستِ شرابی ہنوز بہ بر سرِ رہ خفتی و ابلہ شدی بہ گر

قافلہ چون رفت تو گمرہ شدی بہ نقل ہے کہ ایک جوان نہایت خوش رو

مسجد مین آکر لوگون کے سامنے اثنا رگفتگو مین قہقہہ مار کر ہنسا۔ —

صحبت زندہ دلی دیدہ گریان باشد چو شاہد فُسردگی دل لب خندان باشد تو
ایک بزرگ نے جو کہ وہان رہتے تھے اوس جوان خندہ رو کو نزدیک بُلا کر
آخرت کی حقیقت۔ اور سفر آخرت کے مقامات کا اندیشہ۔ دریافت کیا
اور پوچھا کہ قبضۂ ملک الموت وسوال منکر نکیر کی آسانی جواب کا یقین تجکو ہے
جوان مذکور نے کہا نہین اور قیامت کی ہیبت اور قیام خدا کے
روبرو محاسبہ اور ترازوے اعمال کی جانچ پڑتال کی آسانی کی معافی کی
چٹھی تجکو مل چکی ہے جوان نے کہا نہین پھر پل صراط پر گذرنا اور آتش دوزخ
وغیرہ ہولناک مقامات کی بیخوفی کے اطمینان کی چٹھی ملی ہے جوان نے
کہا نہین بزرگ نے فرمایا اتنے اندیشے سر پر کھڑے ہین دنیا سے
با ایمان اُٹھنے کا یقین تو ہے نہین پھر تجھکو ہنسی کسطرح آتی ہے تجھ سا
خوبصورت خندان رُو دوزخ مین کیسے جلیگا مجھکو افسوس ہوتا ہے اُنکی

پُراثر تقریر اسکو تیر بہدف ہوئی۔ مرتے دم تک پھر کبھی وہ جوان نہ ہنسا

ہردم باشی ز رنج بردن راضی٭ وز غم زدگی و غصہ خوردن راضی٭
خواہی کہ شود خاتمہ بالخیر ترا٭ وقتِ مردن شوی ز مردن راضی٭ نور العینین

اگر مطالعۂ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آئے

علم نبود غیرِ علمِ عاشقی٭ ما بقی تلبیسِ ابلیسِ شقی٭ دل کہ خالی شد ز عشقِ آن نگار٭
سنگِ استنجاے شیطانش شمار٭ گر بغیرِ علمِ عشق از دل نہی٭ سنگ استنجا
بشیطان میدہی٭ علمِ دین فقہ است و تفسیر و حدیث٭ گر بخوانی غیر ازین
گردی خبیث٭ مثلاً جب تمکو معلوم ہو کہ تمھاری زندگی مین صرف ایک ہفتہ
باقی رہا ہے تو علمِ صرف و نحو و طب و قانون و انگریزی وغیرہ نہ پڑھوگے
کیونکہ یہہ چیزین تمھاری فریاد کے وقت کام نہ آئینگی بلکہ مراقبۂ دل
اور اپنی صفات کی درستی مین آمادہ و مستعد ہوگے اور دل کو بُری

باتون سے خالی کروگے اور خداکی محبت کو دل مین جگہہ دوگے اور عبادت

مین اپنا وقت تمام صرف کروگے ؎ اللہ اللہ ہرکہ گوید صبح و شام ٭

آتشِ دوزخ بود بروے حرام ٭ ہر لحظہ تا سعی بپاسِ انفاس ٭ اسرار نفختُ فیہ

ہر دم بشناس ٭ ترا ایک پندبس در ہر دو عالم ٭ زجانت بر نیاید جز خدا دم ٭

مثلاً اگر تمکو لوگ خبر دین کہ آیندہ ہفتہ تک بادشاہ تمھاری ملاقات کو

آئیگا تو تم یقیناً اوس ہفتہ مین اس امر کا اہتمام ضرور کروگے کہ جس چیز پر بادشاہ

کی نظر پڑے اوسکو صاف و پاکیزہ کردن جیسے کپڑا مکان وغیرہ اب سوچو تو

سہی عقلمند کو اشارہ کافی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ

بیشک تمھارے اعمال اور صورتون کو خدا تعالی نہین دیکھتا ہے بلکہ تمھارے

دل و نیتون کو دیکھتا ہے ؎ پرسید یکے منزلِ آن مہر گسل ٭ گفتم کہ دلِ

من است او را منزل ٭ گفتا کہ دلت کجاست گفتم برِ او ٭ پرسید کہ او کجاست

گفتم در دل ؎ پس احوالِ دل کا علم احیاء العلوم وغیرہ کتابون سے دیکھنا فرض عین ہے باقی علوم فرض کفایہ ہین ؎ جام جہان نما دل انسان کامل است ؎ مرآۃ حق نما بحقیقت ہمین دل است ؎ دل مخزنِ خزائن سرِ الٰہی است ؎ مقصود ہر دو کون ز دل جو کہ حاصل است ؎ آگاہ رہو کہ صاحب معدنِ نبوت کے ارشاد کے موافق تم اپنی ظاہری خلقت و صورت پر فریفتہ ہو کر موت کو نہ بھول جاؤ بلکہ حیات جاودانی کا سامان اسی دنیائے ناپایدار سے فراہم کر لو ؎ سر رشتۂ دولت اے برادر بکف آر ؎ وین عمر گرانمایہ بغفلت مگذار ؎ دائم ہمہ جا باہمہ کس در ہمہ کار ؎ میدار نہفتہ چشم دل جانب یار ؎ عزیز القدر ا ہر ہر دم منقضی ہو کر موت سے نزدیک کر رہا ہے۔ خدا کرے ہر ہر دم کے ساتھ تقریب حق تعالیٰ شانہ بھی بڑھتا جاے رباعی نفس نفس مکن اے بوالہوس ہوس ہوس مشو چو مرغ اسیرِ قفس بہ قفس ؎ بغیر یاد خدا ہر نفس کہ میگذرد ؎ ندامتے ست مرا

ہر نفس بہ نفس ؎ سالک کو راہِ سلوک طے کرنیکے لئے اگر عمر نوح بھی ہو تو

کافی نہیں لہذا پیر کامل کی تلاش درکار ہے یاوری بخت سے جبکہ مرشد کامل

ملجاتا ہے تو وہ بعد تخلیہ و تزکیہ نفس مرید صادق کو اپنے رنگ میں رنگ

لیتا ہے جسطرح ڈکوری کیڑے کو اپنے مانند بنالیتی ہے اور عشق حقیقی

کی آگ اسکے قلب میں روشن کردیتا ہے ولہ سرمہ غم عشق بوالہوس

را ندہند ؎ سوزِ دل پروانہ مگس را ندہند ؎ پس سالک اپنے اکساب و اشغال

و ریاضات و مراقبات سے اوس آگ کو بھڑکاتا ہے حتی کہ شمع پر

پروانہ کیطرح جلکر خود شمع بنجاتا ہے ؎ تا نیست نگردی رہ ہستت ندہند

وین مرتبہ باہمت پستت ندہند ؎ چون شمع قرار سوختن تا ندہی ؎ سر رشتہ

روشنی بدستت ندہند ؎ لعلم اللہ دو قدم راہست بیرون از دو نیست ؎

یک قدم برخود نہ و دیگر قدم در کوے دوست ؎ آنا فانا یہ راہ طے ہوسکتیو

ہوجاتی ہے۔ منزل مقصود تک رسائی ہوتی ہے ع کاز آنکہ خبر شد خبرش باز نیامد

این مدرسہ نیست جائے آواز ٭ از سینہ بسینہ میرسد راز ٭ جبکہ لکڑی جلکر شعلہ بنی ہے

اُسکو آگ کہینگے۔ پہر لکڑی کا اطلاق اوسپر عائد نہو سکیگا۔ نظم مرنے کے بعد

نور روح مردم ٭ زیر نور حق ہو جا یون گم ٭ کہ جیسے دن مین یہہ نجم و ثوابت

شعاع شمس سے ہوتے ہین غائب ٭ یہی تو ہے فنا فی اللہ اصلی ٭ اگرچہ

زندگی مین ہے وہ نقلی مُوتُوا قبل ان تمُوتُوا شعر تو مے گوید کہ با خدا

پیوستیم ٭ تو مے گوید کہ از خود بہار ستیم ٭ ہرکس خبرے دہد از خود بینی خویش

اغنی غرض انیست کہ ماہم ستیم ٭ جبکہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ

حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم شہ رگ سے نزدیک ہین پہر کسکو اُسکی معیت مین

کلام ہے۔ لیکن اس معیت کا خیال اور خود کو اُسکے ساتھ ایسا سمجھنا جیسا

دایرہ شعلہ کے ساتھ دیکھو اگر عود بتی کو سلگا کے پہراؤ تو وہ جو حلقہ

پیدا ہوتا ہے شعلہ اُس حلقہ سے زیادہ نزدیک ہے بلکہ شعلہ ہی موجد حلقہ ہے

ع ہمہ از اوہام تست این صورتِ غیر ؤ کہ نقطہ دائرہ است از سرعتِ سیر
نقطۂ آتش کو جلدی سے پھرائین تو دائرہ کی صورت مین نظر آتا ہے اور حقیقت
مین یہان ایک نقطہ کے سوا دوسری کوئی شے نہین ہے اسی طرح نقطۂ وحدت
ہے کہ بسببِ سرعتِ تجددِ تجلیاتِ غیر متناہیہ دائرۂ موجودات کی صورت
مین ظاہر ہوا ہے ع این نقطہ زگردشیکہ دارد ؤ بصورتِ دائرہ برآید
بگذر زِ خیال و وہم بنگر ؤ تا دائرہ نقطہ نماید ؤ یا مخلوق کو صفت سمجھو اور خالق
کو موصوف یا عالم کو اعراض سمجھو جو ایک ذات باری کے ساتھہ قائم ہے
صوفیہ فرماتے ہین اَلْعَالَمُ کُلُّہٗ اَعْرَاضٌ مَجْمُوعَۃٌ فِیْ عَیْنٍ وَاحِدَۃٍ۔ بلکہ خود
کو عدم اور اُسی کو موجود سمجھنے مین تقربِ الٰہی تعالیٰ شانہٗ بڑھتا جاتا ہے ع
ہے خدا موجود باقی سب عدم ؤ فی الحقیقت ہے سوا اللہ نے سو ہم

ع نکته سربسته چه گوئی خموش ٭ ان فی ذلک لذکری لمن کان له قلب

بدرستی که درین مذکور پندیست اهل دل را غزل روزها بفکر من است

این همه شبها سخنم ٭ که چرا غافل از احوال دل خویشتنم ٭ از کجا آمده ام آمدنم

بهر چه بود ٭ بکجا میروم آخر ننماید وطنم ٭ نه بخود آمدم اینجا نه بخود باز روم

هر که آورد مرا باز برد در وطنم ٭ مانده ام سخت عجب از چه سبب ساخت مرا

یا چه بوده است مراد وی ازین ساختنم ٭ بشکنم قالب تن تا تو مرا کشتنی

من نیم زاغ و زغن طوطی شکر شکنم ٭ وقت آنست که پرواز کنم تا بر دوست

بهوای سر کویش پر و بالی بزنم ٭ مرغ باغ ملکوتم نیم از عالم خاک ٭ چند روزی

قفسی ساخته اندر بدنم ٭ یا رب این کیست که از پرده برون می نگرد ٭ یا چه شخصیست

سخن می نهد اندر دهنم ٭ شمس تبریز اگر روی به ما ننمائی ٭ بالله این قالب

افسرده بهم بر شکنم ٭ دلم و دیده هر دو خانه تو ٭ سر من خاک آستانه تو

اے ماہِ عالم سوز من ۔ وے شمع شب افروز من ۔ وے بلکہ دل افروز من از من
چرا رنجیدۂ ۔ خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم ۔ جائے تو در چشمان کنم
از من چرا رنجیدۂ ۔ رنجیدۂ رنجیدۂ از من خطا چہ دیدۂ ۔ واگم گنہ بخشیدۂ
از من چرا رنجیدۂ ۔ شنیدہ ام سخن خوش کہ پیر کنعان گفت ۔ فراق یار نہ
آن میکند کہ بتوان گفت ۔ حدیث ہجر کسے مکن بکن وصفِ جمال یار من ۔ دل بکسے مدہ
بدہ در غمِ آن نگار من ۔ ساغرِ مے مخور بخور خونِ جگر بعشق او ۔ روئے پری
مبین ببین چہرۂ گل عذارِ من ۔ زلفِ سیہ مکش بکش پردہ و چہرۂ وا نما ۔
پیش کسے میا بیا در دلِ بیقرار من ۔ حرف بدیگران مزن ۔ گوش بہ قول من
جان کسی مبر ببر خسروِ دل نگارِ من ۔ الغرض اکثر بوالہوس با وضعف مقدرت
کے حج کو نہین جاتے اور بعض سست عقیدہ حج کیلئے خانہ کعبہ کو جاتے
ہین کعبہ کے کعبہ کی زیارت کئے بغیر لوٹ آتے ہین افسوس ہے

حدیث قدسی حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے جو ہم معنی ہے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کے یعنی اگر نہ ہوتا تو اے حبیب میرے تو پیدا نہ کرتا میں آسمان کو گویا کعبہ کی پیدائش آپ ہی کیلئے ہے پس مدینہ منورہ کو تم ضرور بصد حضور خاص زیارت شریف کی نیت سے جانا کیونکہ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ ان احادیث کے سننے سے دل میں ولولہ پیدا ہوتا اور دل قابو سے جاتا رہتا ہے خدا تعالیٰ زیارت روضۂ مقدس نصیب کرے اور ان وعدوں کا مستحق بنائے آمین سے گرمے نخوری طعنہ مزن مستان را گر دست دہد توبہ کنم یزدان را تو فخر بدین کنی کہ من مے نخورم صد کار کنی کہ مے غلام ست آن را جبکہ توفیق ایزدی و مدد صمدی تم حج کو جاؤ گے

عرفات - و مقام ابراہیم - و چاہ زمزم - و حفرہ و حطیم - و میزاب رحمت کے نیچے - حجر اسود کے روبرو کھڑے ہوکر اور خانہ کعبہ کے اندر جاکر باب بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ کر - فقیر حقیر کیلئے دعاے مغفرت کرنا کہ یہی مقامات اجابت دعا کے ہیں رباعی از مکہ سوے مدینہ چون کردم تک رفتم بوداع قبلۂ انس و ملک از رکن و مقام و حجر و زمزم یک یک آواز آمد لیتنی کنت معک - مدینہ منورہ کے راستہ کی تکلیف کو تکلیف نہ خیال کرنا خیر اب تو ریل آرہی ہے تکلیف ہی کیا ہے ؎ در رنج و بلا قدم بہ ہائم نزنی تا این رضا و صبر بر ہم نزنی روشن ز تو بزم بندگی چون شمع است ہر چند کہ سوزند ترا دم نزنی دیکھو دربار شاہی میں خاص خاص عہدہ داروں و منصبداروں و جاگیرداروں کو خلاف شان تکالیف کا اوٹھانا پڑتا ہے اف تک نہیں کہتے حدیث حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ غرض جبکہ

مع الخیر انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ مین داخل ہوگئے۔ اولاً غسل کرنا سفید لباس
پہننا خوشبو لگانا نہایت ادب و تواضع کے ساتھ باب السلام سے
داخل مسجد نبوی ہونا اور منبر کے نیچے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اس طور کہ
منبر کا عمود تمھارے سیدھے کاندھے کے مقابل رہے۔ کیونکہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگھہ کہڑے ہوے تھے ؎ دلم در عشق او
آوارہ شد۔ آوارہ تر باد؛ تنم از بے دلی بیچارہ شد۔ بیچارہ تر باد؛ بعدہ قصد
زیارت شریف کرنا۔ روضۂ مبارک کے طرف رخ قبلہ کے جانب پشت رکھنا
اور یقین جاننا کہ آپ زندہ ہین ہر ایک کے حالات سے مطلع ہر ایک
سلام کرنیوالیکا جواب عطا فرماتے ہین ؎ آمد نماز شام نیاز مند گارِ من تو
اے دیدہ پاس دار کہ خوابم حرام شد؛ اور نہایت ادب سے دست بستہ یہہ سلام پڑھنا
یا نبی اللہ السلام علیک؛ انما الفوز والفلاح لدیک؛ بسلام

آمدم جوابم ده ٭ مرہمے بر دلِ خرابم نہ ٭ بس بود خواه و احترام مرا ٭ یک علیک

از تو صد سلام مرا ٭ زاری من شنو تکلم کن ٭ گریۂ من نگر تبسم کن ٭ لب بجنبان

پئے شفاعتِ من ٭ منگر در گناه و طاعتِ من ٭ یا محمد بہ منِ بے سر و سامان مددے

قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے ٭ لَیسَ لِی غَیرُکَ یَا سَیِّدِ مکی مدنی ٭ سوئیم افگن نظرے

بر منِ حیران مددے ٭ یا نبی کشتی امت بکفِ ہمتِ تست ٭ اندرین ورطۂ غم صد مددے

طوفان مددے ٭ عاصیم پُرگنہ ام سخت غریب زارم ٭ رحم فرما بغریبی غریبان مددے

ما گدائیم تو سلطانِ دو عالم شدهٔ ٭ شاہِ شاہان ہمہ وے شاہِ گدایان مددے

از احد آمده زان بعد محمد شدهٔ ٭ مظہرِ نورِ خدا مرشدِ پاکان مددے ٭ بارِ عصیان

بسر آورده حُسامی بدرت ٭ یا رسولِ عربی شافعِ عصیان مددے ٭ اور اس کمترین

امت و ناچیزِ محض کے جانب سے بھی آستان نبوی و سلام بصد شوق و

ادب تمام عرض کرنا۔ اور دعا خیر سے نہ بھولنا۔ حشر ما با رسول کن آمین

دعا قبول کن یا رب۔ تھوڑا آگے بڑھ کے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

پر سلام پڑھنا کیونکہ آپ بھی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خسر و رفیق

شفیق اور ساتھ دفن ہیں فردا قیامت ساتھ ہی محشور ہونگے۔

اہل البیت مطہرات ان صحابۂ کرام کی تکریم و محبت پیروی بھی ہمیں ضرور ہے

پھر وہاں کھڑے رہکر جسقدر اور جو مانگنا ہو دعا مانگو۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ

شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ۔ پھر وہاں سے

جنت البقیع کو جاؤ اہلبیت و ازواج مطہرات و اصحاب کی زیارت کرو

قبلتین وغیرہ مقامات کی زیارت بھی کرلو بیت المقدس شام کی زیارت

سے بھی مستفید و مستفیض ہونا کہ پھر بار بار موقع ملنا دشوار ہے اگر توفیق

شامل حال ہوجائے تو مدینہ منورہ کی اقامت اختیار کرلو تا زندگی ادب و

خشوع ملحوظ رکھو ہزارہا آدمی اسی تمنا میں زیر زمین ہوگئے ہیں خدا تم کو

کامیاب کرے ؎ فراق یار اندکی نیست و میان چشم اگر نیم موئے بسیار است ؎ دلم را سوخت داغ شعلہ تاب آہستہ آہستہ ؎ کند صیاد ترا آتش کباب آہستہ آہستہ ؎ امام مالک رحمت اللہ علیہ ایک مرتبہ حج سے فارغ ہوکر مدینہ طیبہ مین اقامت گزین ہو گئے۔ لوگون نے پھر حج کو جانیکی ترغیب دی تو فرماتے تھے کہ راستہ مین شاید موت آجائے اور مدینہ چھوٹ جائے اسلئے دوبارہ حج کو نہین گئے جنت البقیع ہی مین دفن ہوئے ؎ یا محمد ترا در چھوڑ کہان جائے غریب ؎ بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری ؎ عطر را بر تن مزن بر دل بمال ؎ عطر چہ بود نام پاک ذوالجلال ؎ آیۃ عزّ تراسی وقت یہہ خیال فقیر کے دل مین گذرا کہ کلام مجید مین کہین یہہ مرقوم نہین کہ خدا تعالیٰ نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے حج کرتا ہے زکوۃ دیتا ہے تم لوگ بھی ایسا ہی کیا کرو۔ بخلاف اسکے پارہ (۲۲) سورہ احزاب مین صاف آیۃ موجود ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

یعنی ہر آئینہ خدا اور اوسکے فرشتگان درود بھیجتے ہین نبی پر۔ اے مسلمانو درود بھیجو تم اوپر آنکے اور سلام پس درود شریف کی شان آیۂ کریمہ سے مثل روز روشن روشن تر ہے۔ باقی حال درود بہترین موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت پڑھا کرو کیونکہ خدا تعالی خود بھی درود پڑھتا ہے جسطرح اُسکے لائق ہے اور اپنے ملائکہ سے بھی پڑھواتا ہے اور ہمکو بھی درود شریف پڑھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے گویا افضلین عبادت بعد فرائض یہی ہے اگرچہ ضعیف عقیدہ والون کے نزدیک تمام عمر مین ایک مرتبہ درود کا پڑھنا کافی ہے ولیکن ہمارے مشرب مین تمام عمر لگاتار پڑھتے رہنا نا کافی ہے جسقدر پڑھے تھوڑا ہے ترمذی نے روایت کی کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ کسقدر درود پڑھون

فرمایا جسقدر تو چاہے آخر مین اُنھون نے عرض کیا تمام اوقات مین درود ہی مین مستغرق کردیتا ہون فرمایا اِذاً یَکْفِیْ هَمَّكَ وَيُكَفِّرُ ذَنْبَكَ یعنی اب سب تیرے غم دور کریگا اور گناہون کو مٹادیگا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ دعا مقبول نہین ہوتی جب تک تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اِسکو بھی ترمذی سنے روایت کیا ہے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایک مرتبہ درود مجھپر بھیجے اوسکے معاوضہ مین دس مرتبہ خدا تعالی اُسپر رحمت نازل فرماتا ہے پس اکثر اوقات روح مقدس اول الفکر وآخر العمل ابو الارواح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا کرو وہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ بکثرت درود شریف وہی شخص پڑھیگا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے کیونکہ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ یعنی جو شخص

جس چیز کو محبوب رکھتا ہے ذکر اوسکا بہت کرتا ہے فرماتے ہین کہ ؎
گر دریمنی و با منی نزد منی ور گر نزد منی و بے منی در یمنی تو جب تک آپ سے
کامل محبت نہو ایمان ناقص رہتا ہے (نکتہ) آپکی مسجد مین ایک نماز پڑھے تو
ہزار نماز کا ثواب اور آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو دس مرتبہ رحمت
رحیم وکریم نازل ہوتی ہے ؎ ہر مرض کی دوا درود شریف ہے دافع ہر بلا
درود شریف ہے آپکی شان خدا تعالی کے سوا کون جانتا ہے ؎ کیا کوئی
حق کے سوا انکی حقیقت جانے ہے معرفت رکھتے ہین جبریل اپنی تھوڑی سی
؎ گفتم بروم بخواب کہ بینم جمال دوست ہو بد عہدی زمانہ امانم نمی دہد
؎ مجھ سے صفت پوچھو خدا کی ہے خدا سے پوچھ لو شان محمد ہے محمد سر خدا
سے کوئی رمز اسکی کیا جانے ہے شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے
سچ تو یہی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کے نام مبارک پر کامل دُرود شریف لکھا کرو صلعم یا صرف م

لکھدینا کمال بخل ہے اور ناز یبا لعنت ہے اوس بدبخت پر جو نام پاک

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد لکھتا ہے **ایعزیز نصایح ثنائی** دو چیز آثار نیک بختی ہین خوف

رب جلیل و قناعت قلیل ۲ دو چیز ایک بہتر اوس سے دوسری بدتر اوس سے

جہان مین نہین دینا مانگنا عبادت و سخاوت کو نہ بھول ۳ دو چیز سے خلل دنیا ہی

ہے فقیر کی نفرت وزیر کی غفلت ۴ علما سے رغبت فقرا کی صحبت باعث

سعادت ہے ۵ خلق ملیح و زبان فصیح نعمت ہے ۶ دو چیز بدبختی کی نشانی ہین

بزرگون کو بدی سے یاد کرنا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھنا ۷ دو چیز دلیل احمقی ہین

عورتون کی بات سننا سفلون سے توقع رکھنا ۸ دو چیز باعث روشنی دل ہین ۹

ذکر خدا و کلام انبیا علیہم السلام ۱۰ دو چیز بہتر ہین ماننا نصیحت بزرگون کی اور قبول کرنا

عذر خطا کارون کا ۱۱ دو چیز انسان کیلئے لازم ہین طلب خوشنودی ذو الجلال

سعی معاش حلال [١٢] دو چیز علامت ایمان ہین بلا پر صبر و نعما پر شکر [١٣] دو چیز غنیمت جانو
جوانی بوڑھاپے کے آگے صحت بیماری کے پہلے [١٤] دو چیز دل کو اندھا
بناتی ہین زیادہ باتین کرنا اور بہت سونا [١٥] دو چیز باعث غیر اطمنانی کی ہین
اوہام غیر مستدین و مخدوم متلون [١٦] دو چیز نقصان مین نہین ڈالتی گفتگو بے سنجیدہ
و عمل پسندیدہ ۔ [١٧] دو چیز حماقت سے منسوب ہین ستایش اپنی و اتباع بدکیش کی
[١٨] دو چیز حافظہ کو زیادہ کرتی ہین صبح کے اول اوٹھنا ۔ اور ہمیشہ باوضو رہنا
[١٩] دو چیز صداقت دوستی ہین ہاتھ پانا دوست کا پریشانی مین اور مشورت
دینا حیرانی مین ~ دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست در پریشان حالی و
درماندگی [٢٠] دو چیز علامت نادانی ہین قطع کلام و بے محل گفتگو کرنا [٢١] دو چیز
انسان کو نام آور کرتی ہین ہوشیاری کام مین بردباری عالم مین [٢٢] دو چیز
فراست کی علامت ہین دریافت کرنا انجام امور کا ۔ اور توقف الزام قصور مین

۲۳ دو چیز سب کامون سے بہتر ہین قول موافق آیات قرآن و عمل مطابق
احادیث رسول سبحان علیہ وآلہ [illegible] ۲۴ دو چیز اعنی دنیا مین خدا کی یاد و آخرت مین اسکا دیدار
بہتر ہین ۲۵ دو چیز اعنی اللہ جلشانہ پر ایمان لانے اور اسکے مخلوق کو نفع پہونچانے
سے بہتر نہین ۲۶ لاشریک لہ کا شریک ٹھیرانے اور اسکے مخلوق کو تکلیف دینے
سے بدتر نہین ۲۷ علما کی صحبت حکما کی نصیحت مُردہ دلون کو زندہ کرتی ہے
جسطرح بارش زمین خشک کو ۲۸ قبر مین بے توشہ دفن ہونا دریا مین بے کشتی بیٹھنا
کالواحد ہے ۲۹ دُنیا کی عزت مال سے آخرت کی عزت نیک اعمال سے ہوتی ہے
۳۰ دنیا کا غم تیرگی دل اور آخرت کی فکر نور دل پیدا کرتی ہے ۳۱ طالب علم دین
کی جنت طالب گناہ کی دوزخ طالب ہے ۳۲ نیک آدمی گناہ سے خیر اندیش
دنیا سے رغبت نہین کرتا ۳۳ بضاعت تقوی سے نفع دین متاع دنیا سے
خسارۂ دین متصور ہے ۳۴ جسنے گناہ کیا اور ہنستا رہا دوزخ مین روتا رہیگا

جسنے عبادت کی اور روتا رہا جنت مین ہنستا رہیگا [۳۵] عارف کا مقصود خدا
اور اوسکی معرفت زاہد کا مطلوب دعا اور اپنی بھلائی ہے [۳۶] گناہ صغیرہ
تواتر سے کبیرہ گناہ کبیرہ استغفار سے صغیرہ ہوجاتے ہین [۳۷] خدا سے
بہتر کوئی دوست نفس شریر سے بدتر کوئی دشمن نہین [۳۸] جیسے دنیا مین
بحر و بر مقام ظہور فساد ہین اسیطرح انسان مین دل و زبان [۳۹] تمام گناہون
کی جڑ دنیا کی محبت تمام فتنون کی جڑ زبان کی حرکت ہے [۴۰] گناہ جو خواہش نفسانی
سے ہو بخشا جاتا ہے جسطرح لغزش آدم علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام جو گناہ
غرور سے ہو بخشش کی امید نہین دیکھو قصۂ شیطان علیہ اللعنۃ رباعی
از راحت چندروزہ خوش دل نشوی تو ور خنجر رنج و درد بسمل نشوی تو گر غافلی
از حضور ہستی خدا تو اے ننگ عدم ز مرگ غافل نشوی تو [۴۱] ایعزیز نصائح بلاتی
تین چیز موجب عزت ہین بڈھون کی خدمت جوانون کو نصیحت

چھوٹوں پر شفقت تین[2] چیز آدمی اختیار کرے استطاعت پر فقر سوگ پر صبر قضائے الٰہی پر رضا تین[3] چیز شومیت کا موجب ہیں کینہ دل میں رکھنا سر برآوردوں سے حسرت کرنا طلوعِ آفتاب پر سونا تین[4] چیز کی پایداری تین چیز سے متصور ہے مال کی تجارت سے اور ملک کی سیاست سے اور علم کی مباحثہ سے تین[5] چیز کا دعویٰ عقلمند نکرے شجاعت سخاوت شرافت تین[6] چیز اختیار کرے حضورِ قلب سے نماز پڑھنا شب بیداری کرنا کلام اللہ پڑھنا تین[7] چیز کفر کی نشانی ہیں نفاق دل میں رکھنا دنیا کی محبت دل میں رکھنا حرام کو حلال جاننا علم[8] بے عمل و عمل بے اخلاص و اخلاص بنفاق علامتِ بدبختی ہے دولت[9] خواہش سے جوانی خضاب[10] سے زندگی دولے سے حاصل نہیں ہوسکتی تدبیر[11] نیک کرنی آدھی گذران ہر امر کی تحقیق آدھا علم ہر امر میں مآل اندیشی آدھی عقل ہے تارکِ[12] دنیا کو خدا

تارک گناہ کو فرشتے[۱۱] تارک طمع کو مخلوق دوست رکھتے ہین [۱۲] دنیا کے

نعمت اسلام شغل کیلئے عبادت عبرت کیلئے قبرستان کافی ہے [۱۳] عقلمند

آخرت کیلئے توشہ معاش کیلئے محنت ذریعہ حلال سے لذت حاصل

کرنیکی کوشش کرتا ہے [۱۴] خود پسندی خواہش نفس بخل ہلاکی کے باعث ہین

[۱۵] ہمیشہ خوف الٰہی دولتمندی مین میانہ روی غصہ مین حفظ مراتب

مدنظر رکھنا باعث نجات ہے [۱۶] زیادتی کلام وطعام ومنام مین ہلاکی

منصور ہے [۱۷] سلام مین پیش قدمی کرنے کھانا کھلانے رات کو نماز پڑھنے

مین مدارج کی ترقی ہے [۱۸] خواہ کتنے ہی برس زندہ رہو آخر مرنا خواہ کسی سے

صحبت کرو بچھڑنا خواہ کیسا ہی عمل کرو بدلا پانا ہے [۱۹] سردی مین وضو کرنا

[۲۰] نماز کیلئے پیادہ مسجد کو جانا انتظار جماعت کرنا کفارۂ گناہ ہے اللہ

[۲۱] کی یاد اولیا کی ملاقات حکما کے کلمات سے رنج دور ہوتا ہے جو ادب

نہین رکھتا وہ علم نہین رکھتا جو صبر نہین رکھتا وہ دین نہین رکھتا جو تقوی
نہین رکھتا اوسکو قرب الہی نصیب نہین ہوتا ہے [۲۱] اللہ قہار سے ڈرو
حلال روزی اختیار کرو زبان کو خلق کی برائی سے روکو [۲۲] دنیا سے محبت
نرکھو کہ وہ مومن کا گھر نہین ہے شیطان کے ساتھی نہ ہو کہ وہ مومن کا رفیق
نہین ہے کسیکو ایذا دو کہ یہہ مومن کا شیوہ نہین ہے [۲۳] جسکا دل دانا ہو
بدن صابر ہو شئے موجودہ پر قانع ہو نیک بخت وہی ہے [۲۴] خوش حال
وہی ہے جسنے دنیا کو اسکے چھوٹنے کے آگے چھوڑا قبر مین داخل ہونیکے
پہلے سامان مہیا کیا خدا سے ملنے کے پہلے خدا کو خوش کیا [۲۵] بلا پر صبر کرنا
آرام پر شکر کرنا مصیبت پر راضی رہنا دلیل ایمان ہے [۲۶] مسجد ذکر خدا
قرآن خوانی مومن کا قلعہ ہے جسمین شیطان داخل نہین ہو سکتا [۲۷] سب دنون سے
بہتر جمعہ کا دن سب مہینون سے بہتر رمضان کا مہینا سب اعمال سے بہتر

پنجگانہ نماز ہے [۲۸] دین کی ہوشیاری دنیا سے بیزاری نفس کی عیب جوئی سے
بہتر کوئی چیز نہین [۲۹] اچھا عمل وہ ہے جو مقبول خدا ہو اچھا مہینا وہ ہے
جس مین خالصاً رجوع بخدا ہو اچھا دن وہ ہے جس مین با ایمان جاؤ [۳۰] خوشبو و عبادت و
عورت دنیا مین پسندیدہ ہین [۳۱] محبت الہی معرفت کی بنیاد گناہون سے بچنا
یقین کی علامت یقین کی اصل تقدیر پر رضامندی ہے [۳۲] خود پسند۔ گمراہ مال پر
بھروسہ کرنیوالا حقیر مخلوق سے عزت کا خواہان ذلیل ہے [۳۳] تکبر کو تواضع سے
طمع کو قناعت سے حسد کو خیر خواہی سے بدلنیوالا مومن ہے [۳۴] لڑکپن مین چستی
جوانی مین سستی بڑھاپے مین سستی انسان کا خاصہ ہے [۳۵] فنا کے تین ہی درجے ہین فنا فی الشیخ
فنا فی الرسول فنا فی اللہ [۳۶] بکا کی تین قسم ہین خوف عذاب خوف غضب
خوف جدائی پہلا گناہون کا کفارہ ہے اوسکا ثمرہ نجات دوسرا ایک
نیکی چھپانا ہے اوسکا ثمرہ بلندی درجات دلواتا ہے تیسرا باعث قرب و

خوشنودی محبوب ہے اسکا ثمرہ دیدار الٰہی تعالیٰ شانہ کی بشارت ہے رباعی

اے شیفتۂ بہار گلزار جہان تو غافل چہ نشستۂ ز اسرار جہان تو از بحر زمانہ لحظہ لحظہ

سیلاب بو ہر لحظہ ہمی رسد بدیوار جہان الحذر نیز النصائح رباعی چہار چیز

مطمح نظر ہین صورت بندگی سیرت افگندگی دلجوئی دوستان و نیکوئی با

مردمان چہار چیز زیادتی دولت کی ہین بدون سے نفاق نیکون سے

اتفاق دوستون سے تلطف دشمنون سے مدارا چہار چیز چار چیز کو یاد

دلاتی ہین بیماری تندرستی کو غم راحت کو افلاس دولت کو نامرادی

بہجت کو چہار چیز علامت صاحب دلی ہین غصہ کے وقت حفظ مراتب رکھنا

ہر کسیکو کافر نہ کہنا کسیکے دل کو رنجیدہ نکرنا کسیکا راز فاش نکرنا چار چیز

سے شرمندگی ہوتی ہے بے محل گفتگو سے بدون کی صحبت سے نیکون

کیساتھ لڑنے سے اور علما و فقرا کی حقارت کرنے سے۔ چہار چیز کے

چار دشمن ہین مال کا چور شعور کا جہل علم کا نخوت صحبت کا قرض فَاِنَّ
القرض مقراض المحبۃ چار چیز انسان کو ضعیف کردیتی ہین دشمن بسیار
قرض بسیار پریشانی روزگار مجامعت باربار چار چیز پھر واپس نہین آتین
عمر گذری ہوئی بات کہی ہوئی تیر چھوٹا ہوا اور قضا گئی ہوئی
بر لب جوے نشستہ گزر آب بہ بین کین اشارت زجہان گذران ما را بس
از دست رفتہ ہیچ نیاید بہیچ حال چند انکہ او فغان کند و جامہا درد
چار چیز خلاصہ جمیع عبادات ہین وفا کرنا عہود پر نگاہبانی کرنا حدود پر
صبر کرنا مفقود پر خوشنود رہنا موجود پر کشتی نئی بنا کیونکہ دریا گہرا ہے
کافی توشہ ساتھ لو کیونکہ سفر دور کا ہے بوجھہ ہلکا کر کیونکہ گہاٹی سخت ہے
خالص عمل کر کیونکہ پرکھنے والا آنکھ والا ہے شرم مردون کی خوب ہے
مگر عورتون کی خوب تر انصاف ہر ایک کا نیک ہے مگر حاکمون کا

نیک تر توبہ بوڑھون کی نیک ہے گر جوانون کی نیک تر بخشش غنیون کی
نیک ہے مگر فقیرون کی بہتر ہر روز بارہ رکعت سنت پڑھنے سے حق نماز
ہر ماہ تین روزے رکھنے سے حق روزہ روزانہ سو آیتہ پڑھنے سے حق قرآن
ہر جمعہ ایک درہم دینے سے حق صدقہ ادا ہوتا ہے سجدہ سہو سے نماز فطرہ
سے روزہ۔ قربانی سے حج جہاد نفس سے ایمان کامل ہوتا ہے سیری شکم
ظالمون کی خوشامد گناہون کا بھولنا طول امل تاریکی دل ہے روزہ
رکھنا نیکون کی صحبت رکھنا۔ گناہون کو یاد کرنا تھوڑی امید رکھنا روشنی
دل ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ اور حرام سے نہ بچنا رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ فقیر و مسکین سے کراہت بہشت کا دعویٰ
اور خیرات نکرنا خوف دوزخ کا دعویٰ اور گناہون سے نہ بچنا یہہ محض
جھوٹے دعوے ہین پرہیزگاری شرم شکر صبر علامت ایمان ہے

استغنا[۱۸] قناعت مین راحت آزادی مین لذت صحت جسمانی مین رزق

آسمان مین ہے خالق[۱۹] کی موافقت مخلوق کی بہی خواہی نفس کی مخالفت

بقدر ضرورت دنیا پر قناعت پسند ہوشمند ہے ازروے[۲۰] توریت

تقدیر پر رضامندی وازروے انجیل شہوتون کا توڑنا وازروے زبور تنہائی و

گوشہ نشینی۔ وازروے فرقان زبان کا نگاہ رکھنا دارین کیلئے بہتر ہے

خواہش[۲۱] ابلیس زبان غصہ پر غلبہ دراصل سرداری ہے اغنیا[۲۲] مین

حضرت سلیمان غلامون مین حضرت یوسف بیمارون مین حضرت ایوب

فقرا مین حضرت عیسی علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا دلیل ونظیر فرمائیگا

نیند[۲۳] کو قبر پر فخر کو میزان اعمال پر آرام کو طے پلصراط پر خواہشات کو

جنت پر منحصر رکھو درد[۲۴] عداوت افلاس آگ اگرچہ کم ہون زیادہ

تصور کرو جوانی[۲۵] کی قدر بڑھاپے مین آرام کی قدر تکلیف مین صحت

کی قدر بیماری مین زندگی کی قدر مرنے کے بعد معلوم ہوگی [۲۶] ملک الموت
روح کو قبض ورثا مال کو پامال نفس اعمال کو تباہ قبر جسم کو منادیتی ہے
[۲۷] خواہشات نفسانی کے دفع کیلئے عورتین جمع مال کیلئے فریب معرفت الہی
کیلئے علم مسلمانون کی بھلائی کیلئے مدارا درکار ہے [۲۸] غصہ مین معافی
تنگی مین بخشش تنہائی مین پارسائی خوف مین اظہار حق مشکل ہے [۲۹] ایفای
وعدہ کا نظر رکھنا حدود شرعیہ پر صبر کرنا [۳۰] گم شدہ پر راضی رہنا
سامان موجودہ پر خلاصہ ریاضت ہے [۳۱] عورت پر اعتماد نکرے مال پر
غرور نکرے معدہ پر طاقت سے زیادہ بوجھ نڈالے علم لاینفع نہ پڑھے
[۳۲] آدم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا امام سجاد زین العابدین
رضی اللہ عنہ کے برابر دنیا مین کوئی نہین رویا [۳۳] جو کہ عورت نہین رکھتا
آسایش تن کی نہین رکھتا جو کہ فرزند نیک نہین رکھتا آنکھون کی ٹھنڈک

نهین رکهتا جو که برادرِ رهبر ننگ نهین رکهتا قوتِ بازو نهین رکهتا جو که
زر نهین رکهتا دنیا کی عزت نهین رکهتا جو که یهه چار نهین رکهتا کچهه غم نهین رکهتا
قطعه اسکندر و کیقباد و جمشید ٭ رفتند بصد هزار امید ٭ بارِ غم آخرت نبرده ٭
آنکس که بفکر گاؤ خر مرد ٭ ایعزیز نصائح خماشی علما کی حقارت سے دین کا
اقربا کی حقارت سے دُنیا کا همسایه کی مخالفت سے فائده کا اپنی حقارت
سے عزت کا بی بی کی حقارت سے عیش کا نقصان هے شکر کا عوض
ازدیادِ نعمت دعا کا اجابت استغفار کا عفو توبه کا قبول صدقه کا بندی بلا کی
نتیجه هے محتاج کرنے والا زوجه زوج کو راضی رکهنے والی مهر بخشنے والی
اولاد مطیعِ والدین گناهون سے توبه کرنیوالا نیک هین زبان و فرج کی
حفاظت کرنا حصولِ نعمتِ دنیا کو وبال سمجهنا تهوڑی نیکی بهی غنیمت جاننا
حرام سے پیٹ نه بهرنا خود کو سب سے بدتر خیال کرنا متقی کی علامت هے

تونگری قناعت مین سلامتی گوشہ نشینی مین بزرگی ترکِ خواہشات مین
صبر کا ثمرہ قلیل مدت مین فائدہ کثیر عرصہ مین حاصل ہوتا ہے جوانی کو بڑھاپے
سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے تونگری کو محتاجی سے پہلے وقت کو
گذرنے سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو فقرا کو راحتِ
نفس اطمینانِ قلب بندگیِ رب سُبکیِ حساب بلندیِ درجہ اُمرا کو تکلیف
نفس بے چینیِ دل چاپلوسیِ اہل دنیا گرانیِ حساب پستیِ درجہ نصیب ہے
صحبتِ نیکان تلاوتِ قرآن خلوے شکم عبادتِ شب عاجزیِ دمِ صبح
تجلیِ دل ہین۔ قرآن کی آیتون مین غور کرنے سے توحید و یقین مین ترقی
ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے نعمتون پر شکر کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے
اوسکے وعدون پر بھروسہ کرنے سے عمل صالح کی رغبت ہوتی ہے اوسکی
وعید مین فکر کرنے سے خوف اثر کرتا ہے اوسکے احسانات اور اپنے

تقصیرات دیکھنے سے شرم دامن گیر ہوتی ہے [۱۰]شکر کو نعمت پر بخشت کو راحت پر

ذلت کو عزت پر خاموشی کو یاوہ گوئی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنا

اتقیا کا کام ہے [۱۱]مال خرچ کرنے میں راحت نفس یاد الہی میں فراغت

ذاکروں سے امن نیک نامی و سخاوت نیکوں کی صحبت حاصل ہوتی ہے

[۱۲]جس شخص میں امید طویل پرہیزگاری قلیل بخل کثیر حرص غالب فراموشی آخرت ہو

اوسکے نزدیک مال جمع ہوتا ہے [۱۳]گو تمام کاموں میں جلدی شیطان کا کام ہے

ولیکن مہمان کو کھلانے میں میت کی تیاری میں بالغہ کے نکاح میں ادائے قرضہ میں

گناہوں سے توبہ میں جلدی کا حکم ہے [۱۴]سرگوشی بہید کو صدقہ مال کو خلوص

عمل کو راست گوئی قول کو مشورہ عقل کو نگاہ رکھتا ہے [۱۵]آدم علیہ السلام نے

گناہ کا اقرار فرمایا قصور پر نادم ہوئے نفس پر ملامت کی توبہ میں جلدی کی

رحمت خدا تعالی سے نا امید نہ ہوے [۱۶]ابلیس لعین نے گناہ کا اقرار

نہ کیا نادم ہوا اپنے کو ملامت نہ کی توبہ کا ارادہ نہ کیا رحمت سے
ناامید ہوا [۱۷] جسقدر اللہ تعالیٰ سے حاجت ہے عبادت کرو جسقدر
عذاب سہنے کی طاقت ہو اوسیقدر گناہ کرو جتنی عمر ہے اتنی دنیا
حاصل کرو اتنا توشہ ساتھ لو کہ قبر مین کفایت کرے جسقدر مدت
بہشت مین رہنے کا ارادہ ہو اوسیقدر عمل کرو [۱۸] سب محافظون سے بہتر زبان
سب لباسون سے بہتر پرہیزگاری سب باتون سے بہتر قناعت سب
نیکیون سے بہتر نصیحت سب لذتون سے بہتر صبر ہے [۱۹] اللہ تعالیٰ کے
وعدون پر کلی اعتماد خلائق سے کلی نفرت اعمال مین خلوص ظلم پر تحمل
موجود پر قناعت کرنا اعلیٰ درجہ کی صفت ہے [۲۰] ہر وقت کلمہ طیب
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر کرنا بلا کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَ
اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ [۲۱]

کہنا حصولِ نعمت و فرحت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن پڑھنا
ہر کام کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سے کرنا وقوعِ گناہ کے وقت
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا لازم ہے رات کی خوشی اللہ تعالےٰ
سے راز و نیاز مناجات کے ساتھ دن کی خوشی بندگی کے ساتھ دنیا
کی خوشی خوفِ خدا کے ساتھ آخرت کی خوشی بخشش کے ساتھ جنت کی
خوشی دیدارِ الٰہی کے ساتھ خوشتر ہے مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات
یوں مانگا کرو کہ الٰہی امیدِ دراز نے فریب دیا محبت دنیا نے ہلاک کیا
شیطانِ لعین نے گمراہ کیا نفسِ سرکش نے حق سے روکا برے ہمنشین نے
گناہوں میں اعانت کی پس اے فریاد رس فریادرسی کر اگر تو رحم و کرم
نکریگا تو سوائے تیرے مجھ گناہ گار پر کون رحم و فضل کریگا شعر
در حضرتِ ما دوستیِ یک دلہ کن ز ہر چیز کہ غیر ماست آنرا یلہ کن ذ یک صبح

باخلاص بیا بر در من تو گر گار تو بر نیا ید انگہ گلہ کن تو ۵ زہر تحمیم دوست جز شکر نیست تو این زہر نصیب ہر جگر نیست تو بدگے دہ آن جیب جانی شرین بود انچہ تلخ دانی العزیز النصائح سد اسی کتاب الله مین افراط و تفریط کرنیوالا تقدیر الہی تعالی شانہ کو جھٹلانیوالا اہلبیت مطہرات سے بدسلوکی کرنیوالا طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنیوالا حرام کو حلال ٹھہرانیوالا زبردستی سے حکومت حاصل کرنیوالا العقتی ہے دنیا اپنی دوستی کے طرف نفس گناہون کے طرف۔ خواہش شہوتون کے طرف موت قبر کے طرف ابلیس لعین ترک دین کے طرف خدا عذاب بخشش کے طرف بلاتا ہے مسجد بے نمازیون مین مصحف بے تلاوتی گھر مین۔ قرآن فاسق و فاجر کے سینہ مین نیک عورت ظالم شوہر کے قبضہ مین نیک مرد بدکردار عورت کے پہندے مین عالم نصیحت

ناشنوا قوم مین محض بیکار ہے جسنے ابلیس کا کہا مانا اوس سے دین چھوٹا
جسنے نفس کا کہا مانا اوس سے روح گئی جسنے خواہش کا کہا مانا اوس سے
عقل گئی جسنے دنیا کا کہا مانا اوس سے آخرت گئی جسنے بدن کا کہا مانا
اوس سے جنت گئی جسنے اللہ پاک کا کہا مانا اوس سے کل برائیان گئین
مقبولیت عبادت مین اسم اعظم قران مین غضب الہی گناہون مین
شب قدر رمضان کی طاق راتون مین صاحب دل عام لوگون مین
موت زندگی مین پوشیدہ ہین جسنے اللہ تعالی کو پہچانا اسکی بندگی
کی نفس کو پہچانا خلاف کیا آخرت کو پہچانا اوسکو طلب کیا دنیا کو
پہچانا اُس سے نفرت کی حق کو پہچانا اوسکی پیروی کی باطل کو پہچانا
اوس سے بچا وہ انسان کامل ہے عمل دلیل علم فہم ظرف علم
عقل بہر نیکی خواہش مرکب گناہ مال چادر تکبر دنیا بازار

آخرت ہے غذائے ہاضم فرزند نیک۔ زن موافق سخن راسخ عقل کامل
تندرستی جسم سے بڑھکر کوئی نعمت نہین۔ جو لوگ توبہ کی امید پر گناہ
ترک نہین کرتے علم کے بعد عمل نہین کرتے عمل مین اخلاص نہین رکھتے رزق کھا کر
رازق کا شکر ادا نہین کرتے۔ تقدیر پر رضامند نہین ہوتے مُردون کو
دفن کرکے عبرت نہین پکڑتے۔ اُنکے قلوب فساد سے بھرے ہین
حاسد کو آرام جھوٹے کو یاد بخیل کو مروت بادشاہ کو وفا بداخلاق
کو سروری نوشتۂ تقدیر کا رد نہین نفس کو گناہون سے مجتنب رکھنا
دل مین خوشی کو غائب اور رنج و ندامت کو حاضر دیکھنا اہل شر سے
دور اور اہل خیر سے قربت رکھنا تھوڑی دنیا کو بہت اور بہت
عمل کو تھوڑا جاننا اپنے دل کو اوس خیر کی طلب مین مشغول رکھنا جسکا عہد
ازل مین کر چکا ہے بیفکری اوس خیر سے رکھنا جسکا ضامن خدا ہو چکا ہے

زبان کا ہمیشہ فکر و غم و ندامت کے ساتھ نگھبان رہنا مقبولیت توبہ کے
علامات ہین بخشش[۱۴۲] کی امید پر گناہون مین طول دینا بغیر عبادت کے
قرب الٰہی کی امید رکھنا دوزخ کا تخم بو کر بہشتی ثمر کا انتظار کرنا گناہ گار
ہو کر معصومین کا مرتبہ تلاش کرنا بغیر عمل کے ثواب کا منتظر رہنا حوصلہ سے
زیادہ اللہ جل جلالہ سے تمنا رکھنا درحقیقت فریب حماقت ہے
سب[۱۴۳] سے بہتر عقل خداداد (معرفت الٰہی) ہے اگر وہ نہو تو طریقہ نیک
(شرع) اگر وہ بھی نہو تو صحبت (مرشد) اگر یہ بھی نہو تو (اعتکاف)
یعنے گوشہ نشینی اگر یہ بھی نہو تو (بجز نصائح) خاموشی اگر یہ بھی نہو تو
پھر اس سے خواب موت بہتر ہے رباعی درد اکہ غم زمانہ بس جان کاہ ست
اول قدمش بسوے دوزخ راہ ست کو غافل منشین و غم مخور شاد بزی کو این
معنی لا الٰہ الا اللہ ست ـــہ بر سرِ خاکم گذر کردی صفا آوردہ کو بے جنبش

مگذر کہ ما ہم جسم و جانے داشتیم ؏ از فریب باغ ہا ان غافل مشو اے عندلیب
پیشتر ما ہم درین باغ آشیانے داشتیم ❀ الغزیز النصائح سبا ٔعی ۔ بادشاہ
عادل جوان صالح بخوف خدا تنہائی مین رونیوالا پنجوقتہ مسجد کو جانیوالا مشتاق
چھپا کر صدقہ دینے والا للہ دوستی کرنیوالا عورت پر قبضہ و قدرت
رکھتے ہوے زنا کاری سے انکار کرنیوالا سایۂ عرش پائیگا بہت ہنسنے والا
ذلیل ہوتا ہے لوگون کو خفیف کرنے والا خود خفیف ہوتا ہے کسی عادت
یا کام کی کثرت کرنے مین اوسی سے مشہور ہو جاتا ہے کلام فضول سے
بیہودگی بڑھتی ہے بیہودگی بڑھنے سے حیا کم ہوتی ہے بے حیائی سے
پرہیز گاری گھٹتی ہے پرہیزگاری کے انحطاط سے دل مُردہ ہو جاتا ہے
تعجب خیز و حیرت انگیز وہ شخص ہے کہ موت کو پہچانے اور ہنستا رہے
دنیا کو فانی جانے اور رغبت کرے ۔ تقدیر کا قائل ہو اور شئے مفقود سے

مغموم ہو روز حساب سے خبردار ہو اور مال جمع کرے عذاب دوزخ سے
خائف ہو اور گناہ کرے وجود واجب الوجود بالیقین جانے اور غیر اللہ
کی پرستش کرے شیطان کو عدو ظاہر سمجھے اور اُسکی اطاعت کرے
دنیا اوسکے لئے گھر ہے جسکو گھر نہین اُسکے لئے مال ہے جسکو مال کی
فکر نہین جمع کرتا ہے وہ جسکو عقل نہین مشغول رہتا ہے وہ جسکو فہم نہین
درپئے رہتا ہے وہ جسکو علم نہین حسد کرتا ہے وہ جسکو نتیجہ کی خبر نہین
کوشش کرتا ہے وہ جسکو کامل یقین نہین فقیری کو امیری پر ذلت دنیا کو
عزت عقبی پر تواضع کو غرور پر بھوک کو سیرشکمی پر غم دین کو خوشی دنیا پر
پستی کو بلندی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنیوالیکا دل سمندر سے زیادہ
تونگر ہے اغلام کا فاعل و مفعول جلق لگانیوالا چوپایہ سے جماع کرنیوالا
عورت کے دُبر سے مرتکب ہونیوالا ہمسایہ کو ستانیوالا ہمیشہ شراب کا

پلیدی والا قیامت مین مردود ہوگا پاک نہوگا جب تک آگ مین جلایا نہ جائیگا

رباعی گر زندہ ام آلودہ بہ افکارتم ٭ ور مُردہ ہمان بہشت و دوزخ وطنم ٭
یارب بگو بذات پاکت سوگند ٭ کز دوش چگونہ بار ہستی فگنم ٭

مثنوی لشستی دست و پا و دل نشستی ٭ کدورت ہای آب و گل نشستی ٭
دل از ناپاکی باطن چہ پاک ست ٭ اگر ناپاک شد دستت چہ باک ست ٭

ایضاً نیز نصائح تمام نی آنکہہ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ نر سے
عالم علم سے سائل سوال سے حریص مال جمع کرنے سے دریا پانی سے
آگ لکڑی سے کبھو سیر نہین ہو سکتے نماز بے خشوع جسمین عاجزی نہو روزہ
بے ضعف جس سے نفس کی سرکشی نہ جاوے قراءت بیفکر جسکا اثر دل پر
نہ پڑے علم بے عمل جسمین تقوی حاصل نہ ہو مال بے سخاوت جس سے
لوگون کو نفع نہ پہونچے برادری بے مروت جسمین باہمدیگر محبت نہو

نعمت غیر مترقبہ جسکو بقا نہو دعا بے خلوص جسمین دل رجوع نہو بیکار ہین
باندی غلام کا آزاد کرنا مسافرون کی مہمانی کرنی محتاجون کی دستگیری
کرنی افسردہ دلون کو خوش کرنا مساکین کے ساتھ بیٹھنا بادشاہون
کی مجالس سے پرہیز کرنا کمتر کی تواضع کرنا بزرگون کی توقیر کرنا چاہیئے
دل مین خوف وامید زبان پر حمد وثنا آنکھ مین حیا وبکا ترک دنیا طلب
رضائے مولا عارف کے علامات ہین شکر نعمت کیلئے صبر مصیبت کیلئے
حلم عالم کیلئے گریہ خائف کیلئے احسان نہ جتلانا محسن کیلئے خشوع قلب
نماز کیلئے پرہیزگاری فقیری کیلئے عاجزی طالب علم کیلئے زینت ہے
کلام فضول سے حکمت نظارہ بازی سے عاجزی قلب طعام کثیر سے
لذت عبادت ہنسی سے رعب دل لگی سے روشنی عقل محبت دنیا سے
محبت آخرت لوگون کی عیب جوئی چھوڑنے سے اپنے عیوب بجا رہتے ہین

صفاتِ الٰہی کی جستجو سے درجہ بلند ملتا ہے رباعی نورِ چشمِ آدمی افزون شود

از ہشت چیز ؛ گر میسر میشود بار و نظر کن ہر زمان ؛ بر زر و بر مصحف و شیخ

کبار و شاہِ عدل ؛ خطِ خوب حسنِ خوب سبزہ و آبِ روان ؛ رباعی

نے مال مرا باید و نے فوج و سپاہ ؛ از قطعِ تعلقم بود حشمت و جاہ ؛ ترکِ اسباب

بہ زجمعِ اسباب ؛ کز دولتِ فقر مر گدا گردد شاہ ؛ العزیز نصائح نتائجی

غرور حسد حرص شکم سیری خواب آسائشِ جسم محبتِ مال ثنا پسندی

تکلم دروغ گوئی خطاؤں کی جڑ ہیں نماز کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کی

محبت تندرستی جسم حفاظت فرشتگان نزولِ برکات آثارِ نیکوکاری

نرمیِ قلب گذر پل صراط سے نجات دوزخ ہمسائیگی صالحین مشہور ہے

زمین زبانِ حال سے کہتی ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو میری پیٹھ پر ہوتے

سے دوڑتا اور برے کام کرتا ہے واسطے تیرے حال پہ ایک دن تو میرے پیٹ میں ہوگا

ایسا آئیگا کہ تیرے پیٹ مین تجھکو تیرے ہی اقربا و شناسا بے تامل گرا دینگے
جسطرح اب گناہ کر رہا ہے اندر عذاب بھگتیگا جسطرح یہان ہنستا ہے
وہان روئیگا یہان خوش ہے وہان مغموم ہوگا یہان مال جمع کرتا ہے
وہان پشیمان ہوگا یہان تو حرام کھاتا ہے وہان تجھکو کیڑے کھائینگے
یہان تکبر کرتا ہے وہان ذلیل ہوگا اور پر روشنی مین پھرتا ہے اندر
اندھیرے مین پڑا رہیگا اوپر جماعتون کے ساتھ پھرتا ہے اندر تنہا دفن ہوگا
تیرے یہہ سب کرشمے میری ہی پیٹھہ و پیٹ مین ہونگے رباعی خواہی کہ
درین زمانہ مرد گردی ہُو وا اندر رہ حق صاحب درد گردی ہُو روزان و شبان
بگرد مردان میگرد ہُو مردے گردی چو گرد مرد گردی الیعزیز نصائح عشارا ای
مسواک کرنے مین دس فائدے متصور ہین طہارت دہان رضائے رحمان
عداوت شیطان حفظ فرشتگان مسوڑہون کی مضبوطی انقطاع بلغم زوال بدبو

اندفاع صفرا ازدیاد بصر قبولیت نماز جسکو دانا آسمانی قناعت کے ساتھ
صبر شکر کے ساتھ فقر زہد کے ساتھ فکر خلوئے شکم کے ساتھ غم خوف خدا
کے ساتھ جہد بدن تواضع کے ساتھ ملامت مہربانی کے ساتھ محبت شرم
کے ساتھ علم نافع حلم برتر کے ساتھ ایمان عقل کامل کے ساتھ نصیب
ہوتے ہیں وہی بندہ خاص ہے عقل بغیر پرہیزگاری کے بزرگی بغیر علم کے
مطلب بغیر غرض کے بادشاہی بغیر عدل کے خوشی بغیر امن کے تونگری
بغیر جود کے فقیری بغیر قناعت کے رتبہ بغیر تواضع کے جہاد نفس بغیر
توفیق کے وظیفہ تشنگی بغیر آب خنک کے حاصل نہیں ہے وہی عالم جو مسئلہ بتلائے
علم جسپر عمل نہ کیا جائے رائے جو پسند نہ کیجائے ہتیار جو استعمال میں نہ لایا
جائے مسجد جسمیں نماز نہ پڑھی جائے مصحف جسمیں تلاوت نہ کیجائے مال جسمیں
زکوۃ نہ دیجائے گھوڑا جسپر سواری نہ کیجائے علم زہد جو دنیا طلب کے پاس ہو

طولِ عمر جسمین زادِ آخرت مہیا نہ ہو نافع نہین علم اچھی میراث ہے ادب اچھا پیشہ ہے۔ تقویٰ اچھا توشہ ہے عبادت اچھی متاع ہے حسنِ اخلاق اچھا ہمنشین ہے۔ حلم اچھا وزیر ہے قناعت اچھی تونگری ہے توفیق اچھی مدد ہے علم صالح اچھا رہبر ہے۔ موت اچھا ادیب ہے فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَار جسنے اون صفات کو اختیار کیا دنیا و دین مین کام اپنا بنا لیا حق تعالیٰ کے ساتھ صدق نفس کے ساتھ قہر خلق کے ساتھ انصاف بزرگون کے ساتھ خدمت خوردون کے ساتھ شفقت درویشون کے ساتھ سخاوت دوستون کے ساتھ نصیحت دشمنون کے ساتھ حلم عالمون کے ساتھ تواضع۔ جاہلون کے ساتھ خاموشی ع جوابِ جاہلان باشد خموشی

رباعی غم چند خوری زِ کار نا آمدہ پیش رنج ست نصیبِ مردم دوراندیش
خوش باش جہان تنگ مکن بر دلِ خویش کز خوردنِ غم قضا نگردد کم و بیش

اے نور العینین ہماری روح کو ہمیشہ ایصال ثواب سے خوشنود رکھنا فقیر کو اپنے خدائے پاک سے امید قوی ہے کہ تمکو توفیق نیک عطا کریگا اور تمھارے نیک افعال کا ثواب جو تم فقیر کی روح کو ایصال کروگے وہ فقیر کی روح کو پھونچاویگا خدا تعالی تم سے راضی و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وسلم تم سے خوشنود رہیں دیکھو یہہ آخری نصیحت ہے جو فقیر تمکو مکرر کرتا ہے دنیوی ضرورتیں جہاں تک ہوسکے دن بدن کم کئے جانا کیہی جال جنجال بلکہ کینجال ہے جو دنیوی اشغال اور اوسکی محبت کے قید دوام سے نکلنے نہیں دیتا ورنہ پچھتاؤگے پچھتاؤگے ــــــہ یک نکتہ بس ست اگر شعور است ترا ورنہ چو چراغ بیش کورست ـــــــہ خوبینی و خود نمائی ترا دو بند است ؎ این یک سخن من بہتر از ہزار پند است فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی تمنا ساتھہ نہ لیجانی چاہئے الحمد للہ علی حلمہ بعد علمہ وعلی عفوہ بعد قدرتہ

تمام خواہشات سے دل پاک وصاف ہے اللہ بس باقی ہوس پہر بھی یہی
کہتا ہون کہ ہمیشہ امور مندرجہ ہذا کی پابندی کا خیال مد نظر رکھکر اسکو اپنے
لئے کار نامہ ہدایت بناوگے تو انسان کامل بن جاوگے اور دامن مقصد کو
گل کامیابی سے پُر کر لوگے ورنہ تم بھی وہی حسرت ساتھ لیجاؤگے جو
فقیر اس وقت لیجا رہا ہے ؎ بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری بخر جان من
ورنہ حسرت بری ؎ یاد داری کہ بوقت زادن تو ہمہ خندان بدند
تو گریان ہم آنچنان زی کہ بعد مُردن تو ہمہ گریان بوند تو خندان رباعی
این دنیا کا خانہ ات عقبیٰ ہم ہ اینجا حکم تو نافذ است آنجا ہم ہ امروز جو
پردہ پوشی من کردی ہ یارب ندری پردہ من فردا ہم ہ جناب امیر المومنین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ اُنظُر اِلیٰ مَا قَالَ وَلَا تَنظُر اِلیٰ
مَن قَالَ ؎ یعنے جو کہا گیا اسکو دیکہو کون کہتا ہے اسکو نہ دیکہو اگر فقیر کی

یہہ تحریر بطور خود ہے تو نظر انداز کرو اور اگر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
احکام کی بنیاد پر ہے تو اعلیٰ اعلیٰ پر نظر رکھو ؎ تونگری بکمالست
پیش اہلِ کمال نہ کہ مال تا لبِ گور است و بعد ازان اعمال ؎ من آنچہ شرط بلاغست
با تو میگویم تو خواہی از سخنم پند گیر و خواہ ملال نقل ہے کہ ایک روز بہلول
دانا بادشاہ ہارون رشید کے پاس آیا اوسکو متفکر دیکھکر کہا کہ سبب
اتنی فکر کا کیا ہے ہارون رشید نے کہا کہ دنیا کی بیوفائی سے فکرمند ہوں
؎ ہمیشہ بلبِ فوارہ این سخن جاریست کہ ہیچ مردم دنیاے دون
نگون ساریست بہلول نے کہا کہ تجھکو یہہ اندیشہ نکرنا چاہیے کیونکہ
دنیا اگر وفادار ہوتی تو یہہ بادشاہت تجھ تک نہ پہونچتی ؎
اعتبارے نیست قدسی طائرِ اقبال را این کبوتر ہر زمان مشتاقِ بامِ دیگرست
ہاے زمی دنیا سچ ہے جو کچھ کہ جناب رسالت مآب خلاصۂ موجودات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری تعریف فرمائی کہ الدُّنیا زُورٌ لا تحصلُ

اِلّا بالزُّور۔ الدُّنیا جیفۃٌ وطالبُوھا کلابٌ ۔ بنیادِ دل

نہ بند در ہر کہ مرد است ۔ کہ دنیا سراسر اندوہ و درد است ۔ برو بارہا بگورستان

نظر کن ۔ کہ دنیا شیر مردان را چہ کرد است ۔ تیری بیوفائی ضرب المثل ہے

حدیث حُبُّ الدُّنیا رأسُ کلِّ خطیئۃٍ ۔ تیرا ہر فعل خواب خیال ہے

وما الحیٰوۃُ الدُّنیا اِلّا متاعُ الغُرُور ۔ این جہان با کس وفاداری

نکرد ۔ داغِ حسرت داد و غم خواری نکرد ۔ تیری ہر گھڑی عمر کی قاطع ہے

تیرا لینا عاقبت کا کہو بیٹھنا ہے اور تیرا چھوڑنا عین سرمایۂ ابدی کا

پیدا کرنا ہے ۔ اِسمین شک نہین کہ تو رباطِ بے اقامت وثبات سے استقامت

ہے اسمین ایک ہی بات کے مختلف اور متضاد اثر مترتب ہوتے ہین اور

ایک ہی خبر بعض کی خوشی وشادمانی کا موجب ہوتی ہے اور بعض کو

رنج و ملال کا کوئی تیرا ہزار جان سے خریدار ہے کوئی تجھکو آنکھ اوٹھا کر دیکھتا
نہین تیرے نیش کا زخم بے مرہم ہے تجھے طلاق ابراہیم بن ادہم ہے
تو خانہ محبت و بیدادی ہے راندۂ جنید بغدادی ہے تو جرعہ جان سوز
تلخی ہے ہجورہ شقیق بلخی ہے تو مایۂ غفلت و بدنامی ہے ملعونہ بایزید بسطامی ہے تو
چھوڑی ہوئی اتقیا کی ہے لی ہوئی اشقیا کی ہے طالب تیرا ذلیل او خوار ہے
کو یہہ آیہ دلیل قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَّالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی وہ تجھین
تین قبائح مین محنت سے ہاتھہ آتی ہے خست سے رکھی جاتی ہے حسرت
سے چھوڑی جاتی ہے ع دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ محمد بن محمد غزالی
امام الوقت نور اللہ تعالی مرقدہ فرماتے ہین کہ دنیا پانچ ضرورتون سے
بڑھکر نہین کھانا پینا پہننا خوشبو جماع اسکے نتائج یہہ ہین کہ کھانے
مین شہد پینے مین دودہ لباس مین ریشم خوشبو مین مشک جماع مین عورت

انکی اصلیت یہہ ہے کہ شہد مکھی کی قے ہے دودہ لید و خون کا خلاصہ
ہے ریشم کیڑے کی پخال مشک ایک خون کا لوتھڑہ ہے جماع پیشاب گاہ
مین پیشاب گاہ کا دخول ہے غذا کا انجام پیخال دودہ کا پیشاب
ریشم کا تکبر خوشبوئی کا ناپایداری عورت کا بیوفائی تو معلوم ہوا کہ ہر کہ بدین
نہاند دل بستگی را نشاید ← منہ دل برین سرا ناپایدار کو ز سعدی ہمین یک سخن
یاد دار کو مولانا ← بیت دنیا ہمچو حنظل اے پسر کو ظاہرش خوب است و در
باطنش پلید ست می نماید ظاہرش گر رنگ و بو زہر دارد لیک اندر باطن او کو
رباعی ہر دم خیال موت کا پیش نظر رہے کو جب تک جئے جئے جب
اجل آئی مر رہے کو رہ رو ہمیشہ چاہئے باندھے کمر رہے کو دنیا وطن
نہیں کہ آکے پسر رہے ← از ہر چہ بگذری جدا خواہی شد کو زان بہ کہ زندگی
جدا باشی ازو کو در صورت وفای حیات مستعار و دم ناپایدار باقی آئینہ

زیادہ اللہ معنا والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۞ اب اس دعا پر اس نامہ
کو ختم کرتا ہون کہ الٰہی مین معصیت کرتا ہون تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن ابلیس شاد فردا قیامت اگر تو
عقوبت کرتا ہے پھر تیرے دوست اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن شاد
الٰہی وہ دو شادیان اپنے دشمن ابلیس کو اور وہ دو اندوہ اپنے حبیب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو نہ دے آخر مین عفو کریگا اول شرمسار نکر رباعی روزیکہ بود
اذا السماء انشقت ۞ واندم کہ بود اذا النجوم انکدرت ۞ من دامن تو
بگیرم اندر عرصات ۞ گویم صنما بای ذنب قتلت رباعی یارب شدہ ام
تبہ بیامرز مرا ۞ شد روی دلم سیہ بیامرز مرا ۞ دردا کہ بجز گنہ نکردم کاری
بخشندہ ہر گنہ بیامرز مرا ۞ فردا کہ نصیب نیک بختان بخشند ۞ قسمی بمن
رند پریشان بخشند ۞ گر نیک آیم مرا از ایشان شمرند ۞ ور بد باشم مرا بدیشان بخشند

يَلُوحُ الْخَطُّ فِي الْقِرْطَاسِ دَهْرًا ۔ وَكَاتِبُهٗ رَمِيْمٌ فِي التُّرَابِ ؎

نوشتہ بماند سیاہ بر سفید ۔ نویسندہ را نیست فردا امید ۔ ہر کہ بخواند دعا طمع دارم

زانکہ من بندۂ گنہگارم ۔ حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است وبس ۔ در بند

این مباش کہ نشنید یا شنید ۔ اَللّٰهُمَّ اَقْذِفْ فِيْ قَلْبِيْ رَجَاكَ وَاقْطَعْ

رَجَائِيْ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا اَرْجُوْا اَحَدًا غَيْرَكَ ۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ

حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَشَفِيْعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ تحریر فی التاریخ ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۳۱ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راقم آثم بد دعا گو

محمد عبد العزیز

عفی عنہ واحسن اللہ احوالہ وعاقبتہ آمین

خاتمہ نسخہ

مخفی ما نصفی اس علالت پر ملالت مین وصایا یا خوب تر سے تمکو خبردار

۱۳۲۶

کرنیکا موقع ملا اور اس فرصت کو بھی مغتنمات سے تصور کیا ہے

قصہ شہرت شد و جامی را نوکین ہمہ نظم آبدار نوشت کہ بہر احباب بر صحیفۂ دہر

گذشتہ چند یادگار نوشت کہ پہلے تو فقیر جانتا ہی کیا ہے قطع نظر اسکے

ہے دماغ ایسا لیاقت سے ہے لرزان کہ بسان آسیا آب گردان ہو

غشیان دوار و اعصابی تشنج کہ ضعیف کو مرکب حنجالی بدن مبتلا ہے کرکنی

کچھ طاقت ہے نہ قوت ہو مصیبت ہے مصیبت ہے مصیبت

پیر و مرشد کے چند روزہ فیض صحبت مین جو کچھ سنا تھا گوش خورده

اثر ہے دارد تمہارے خاطر قید قلم کیا جو کوئی دوست محب عیادت کو

آتا ہے اسکے طمع پر مجبور کرتا ہے چونکہ عزیز الاخلاق فی نصائح الافاق

اسم بامسمّٰی کے صدہا نسخے غذائے کرم کے لئے دہرے ہین حالانکہ حضرت
پیر سید محمود صاحب و سید محی الدین صاحب جیلانی فرماتے تھے کہ جب کبھو
طبیعت منغص ہوتی ہے تیری مولفہ عزیز الاخلاق کے مطالعہ سے فوراً
قلب منور ہوجاتا ہے بدفعات اسکا تجربہ ہوچکا ہے اسکی وجہ کیا ہوگی
عرض کیا گیا کہ آپ کے جدا علیٰ کے حکم سے ہی یہہ لاجواب کتاب لکھی گئی
ہے دیگر ہیچ افسوس ہے کہ اِس مقبول کتاب کی کوئی خبر تک نہین لیتا
لہذا دل فقیر سرد ہوا متواتر تقاضے ہونے لگے اگرچہ اسمین کوئی ایسی
بات نہین ہے ولیکن سہ یک ہنرداری و ہنصد عیب ؛ دوست نہ بیند
بجز آن یک ہنر ؛ اسکے طبع پر اصرار بیشمار ہوتا جاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ
نہ انکار میکنم و نہ اینکار میکنم چنانچہ ایک دوست صمیمی فقیر نے بھی یہہ رقعہ
تحریر و ترسیل کیا و ہو ہذا ـــ

مخدومی زاد مجدکم

تسلیم عیادۃً حاضر خدمت ہوا وصیت نامہ موسومۂ صاحب زادگان
بلند اقبال الموسوم عزیز الاخرۃ زیر کتابت کا بہت بڑا حصہ بالاستیعاب
دیکھا فی الواقع اسم با مسمّٰی ہے اسکا مضمون ایک بیش بہا نعمت ہے
ہر ہر نصیحت اسکی موتیون مین تولنے اور آب زر سے لکھنے کے قابل ہے
جو کچھہ اسمین ہے منصوص ہے یا احادیث مین آیا ہے یا اقوال اکابرین
دین سے پایا گیا ہے۔ بڑے چھوٹے سب کیلئے ازبس مفید ہے صاف
اُردو ہونیکی وجہ سے کم عمر لڑکے اور مستورات بھی اِس سے مستفید ہو سکتے ہین
بندیون کے واسطے اِس مین علمی، واخلاقی معاش ومعاد دونون طرح
کے فوائد متصور ہین اِس نسخہ کے ذریعہ سے آپ نے قوم اور ملک پر بڑا
احسان کیا ہے اور ایک عمدہ بنیاد اخلاقِ حمیدہ و موعظت حسنہ کی

ڈالی ہے فی زمانہ کہ ایک طوفان ناولوں کا چل پڑا ہے جو سراسر مخرب
اخلاق و محرک خیالات مفسدہ ہے ایسی کتاب کا ہونا تریاق کا کام
دیگا جو دلچسپی اور عارضی مسرت عشقیہ ناولوں مین ہوتی ہے وہ پند و
نصائح کی کتابوں مین ڈھونڈے نہین مل سکتی نصیحت ہمیشہ تلخ معلوم
ہوتی ہے لیکن مآل اندیش اور عاقبت بین ایسی ہی کتابوں کے مطالعہ سے
دائمی مسرت حاصل کرتے ہین اور ایسی ہی کتابین بگڑے ہوے لوگون
کو راہ راست پر لاتی ہین اس قسم کی کتابوں کی جسقدر زیادہ ضرورت
ہے افسوس ہے کہ بہت ہی کم ہین میری راے مین ہر شریف شخص کے
نزدیک اسکا اک نسخہ رہنا اسطرح ضرور ہے جسطرح کہ وبائی امراض کے
دفعیہ کیلئے پیش از پیش دوائین رکھی جاتی ہین جس خلوص نیت اور
مذہبی شوق اور راسخ الاعتقادی سے اسکو آپ نے لکھا ہے ممکن نہین کہ

سچی بات دل پر کالنقش علی الحجر ہو اِس نسخہ کے مطالعہ سے جو فائدہ اور تزکیہ نفس کا
ہوگا دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس آپ کو اسکا اجر دین و دنیا دونوں جہان میں
خاطر خواہ دے اور قوم کے وہ لوگ جو بھٹک رہے ہیں دیکھیں کہ مذہب اسلام میں کیسی
اعلیٰ درجہ کی تعلیم اخلاق و طرز معاشرت ہے اور کس درجہ سچائی اور راست بازی
اسمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہے مجھے امید ہے کہ اسکو آپ بالضرور طبع و شائع فرمائینگے
کہ بیشک یہہ (تواریخ عزیزیہ) ہے بعد طبع ایک سو نسخے مہربانی سے دوست احباب
۲۶ ۱۳ھ
کے تقسیم کے لئے نیازمند دیرینہ کے نزدیک لطف ارسال فرمائیگا جو کچھ قیمت ہوگی
گذران دی جائیگی جزاکم اللہ احسن الجزا فقط قطع نظران تمام تقاضوں کے عالم رؤیا
خاکسار بشیر الدین احمد دوم تعلقدار
میں بھی اسکے طبع و تشہیر کی نسبت آگاہ کیا گیا ہوں لہذا بعد ملاحظہ و صوابدید مرجع عالم
پیر و مرشدم مدظلہ تم اسکو طبع و مشتہر کرنا ہے صبح پیری مید مد آخر دمے ہشیار شو
خواب نیکو نیست در وقت سحر بیدار شو ؕ و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ؕ تمت بالخیر والعافیہ

تقریظِ سراپا تنویر سالکِ مسالکِ طریقت ہادی مراحلِ شریعت
خلاصۂ دودمانِ مصطفوی چراغِ شبستانِ بزمِ مرتضوی سارب مساربِ
وحدۃ الوجود شارب مشاربِ شہود عارج معارجِ ایقان دارج مدارجِ
عرفان پیرِ جوان سیدی وسندی مرجعی حافظ حاجی واعظ حضرت سید
عمر علی شاہ صاحب قبلہ قادری حسنی الحسینی اید بالتائیدات الغیبیہ آمین

پروردگار تیری حمد اس طرح مجھسے ادا ہووے کہ تو خود اپنا ہی آپ حامد ہووے
اور نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ استغراق ہووے کہ میرے وجود فانی میں
وہ باعثِ موجودات نظر آئے بلکہ ظرف ومظروف کا بھی خیال اٹھے اور حقیقت
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات میں ساری ہے جلوہ گر ہو جاے
؎ گرچہ صد مرحلہ دور است زپیشِ نظرم ٭ وَجْهُهٗ فِیْ نَظَرِیْ كُلَّ
غَدَاةٍ وَّعَشِیّ ٭ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلٰی

وَاٰرِثِ حَالِہٖ سَیِّدِیْ سُلْطَانِ الْاَوْلِیَاءِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

بعد حمد و نعت کے خیال آیا کہ اس رسالہ کی اور اس کے مصنف کی کچھ مدح
و ثنا لکھوں لیکن رسالہ ہی خود اپنے مصنف کا مداح ہے کہ ایسا قال اُن
صاحبِ حال کا ہو سکتا ہے کہ غیر حق سے معرض و رُو گردان ہو اور ہمہ تن
محوِ جمال ذو الجلال ہو سُبحان اللہ لڑکون کو وصیت اسطرح کی کہ اُنھین
محبت الٰہی سے مالا مال کر دیا اُنکے سینون کو علومِ معرفت سے
بھر دیا یہہ وہ خزانہ ہے کہ جسے نہ چور کی چوری کا خوف ہے
نہ صرف کرنے سے کم ہوتا ہے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے لئے
ایسا ہی خزانہ چھوڑ جائے جو پشت در پشت تک اُن کے کام آئے
خداوندِ عالم مصنف کو جزاے خیر دے اور اُنکی اولاد و احفاد
کو اس پر عمل نصیب کرے آمین عمر کان اللہ لہ۔

از عالم باعمل جناب مولوی ابو المظفر محمد سعید الدین صاحب انصاری

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی المصطفیٰ وعلی آلہ اہل الصدق والصفا اما بعد مجھکو اس کتاب کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا ماشاء اللہ کیا کتاب ہے (مرغوب جملہ ۱۳۲۶ھ) طریقت کا خلاصہ شریعت کا لب لباب ہے مسلمانون کیلئے ہادی دین کا حکم رکھتی ہے (باغ ابد بہار وصایا ۱۳۲۶ھ) اللہ تعالیٰ اِسکو مقبول عام کرے اور مولف کو دارین مین نیک نام فقط

قطعہ تاریخ

طبع زاد جناب سید احمد حسین صاحب بن غوث نواز جنگ

دست عبد العزیز این رسالہ — چون رقم زد عزیز البرایا

سال نیکو چہ بنوشت احمد — دلکشا خوب نادر وصایا ۱۳۲۶ھ

تقریظِ شاعرِ شیرین زبان جادو بیان صاحب طبع سلیم میر تہنیت علیخان صاحب صمیم

بے ثباتی دارِ فانی کی یہہ دیتی ہے خبر
ایک حالت پر نہین رہتا یہہ دورِ آسمان

صبح کو فصلِ بہاری کے چمن مین تھے مزے
شام کو گلشن مین تھی رونق فزا بادِ خزان

بلبلِ شوریدہ سر بیٹھی تھی کل جس شاخ پر
آج اوسمین ایک پتے کا نہین نام و نشان

جابجا تھے وجد مین طاؤس رقصان جس جگہ
آج دیکھا غور سے جاکر تو تھا ہو کا مکان

خیرہ چشمی نرگسِ شہلا کی سب جاتی رہی
نام کو باقی نہین اوسکی کہین سر مستیان

کالی کالی کل جہان گھنگھور چھائی تھی گھٹا
ہلکا ہلکا ابر تھا کل جس جگہ گوہر فشان

بھینی بھینی عطر افشان تھی جہان بادِ بہار
بلبلِ نالان وہان ہے آج سر گرمِ فغان

تشنہ کامی آبِ حیوان پر سکندر کو رہی
خضر کو بخشی گئی رحمت سے عمرِ جاودان

جلنتے تھے جو سلیمانِ زمانا آپ کو
کر دیا پیرِ فلک نے اونکو مورِ ناتوان

جامِ جم ہے اب نہ ہے آئینۂ اسکندری
قصرِ کسریٰ پر فقط اک بوم ہے نوحہ کنان

دولتِ طغرل کہان اور شانِ سلجوقی کدہر
اب نہ کچھ اوسکا پتہ ہی اور نہ کچھ اسکا نشان

دیکھی باقی ہین دنیا مین نہ سامانی کہین
موت کے پنجے سے پا سکتا نہین کوئی امان

کارخانہ ہے فنا کا ہستئ ناپایدار
ہان مگر رہتی ہین باقی بعد مُردن نیکیان

سامنے میرے دہری ہے اِک کتابِ لاجواب
نیکیون کا آئینہ ہے اور مُجسم خوبیان

ہے مرقع اِک نصیحت کا کہ جسکو دیکھ کر
کانپنے لگتے ہین ڈر کے خوف کھاتے ہین

آخرة کا اِک ذخیرہ ہے یہہ دار الآخرة
اسکے اِک اِک حرف مین پنہان ہین نیرنگیان

مژدہ دیتی ہے گنہگارون کو توبہ کا کبھی
ہی ریاکارون کی طاعت پر کبھی نفرین کنان

پارساؤن سے یہہ کہتی ہے نہ اترانا کبھی
کر نہ دینا عمر بھر کی بندگی کو رایگان

انتخاب بیمثال ایسا کبھی دیکھا نہین
بند کوزہ مین کیا ہے اِک بحرِ بیکران

اِسکے ہر ہر لفظ پر دل نذر دیتے ہین ملک
اِسکی ہر ہر سطر پر قربان حوران جنان

انتخابِ نسخۂ دین مولوی عبدالعزیز
مُتقی و پارسا و زاہد و معجز بیان

کسقدر تکلیف فرمائی گوارا آپنے — آپنے سر پر جو لیا تالیف کا بارِ گران

کیون نہ مقبولِ خلائق ہو مولف کی کتاب — یا خدا دنیا مین ہوتے ہین بھلا ایسے کہان

ہین مخاطب عبدِ رحمن احمد عبد اللہ سے — آپکے لختِ جگر دونون ہین اور آرامِ جان

ہے حقیقت مین یہہ منشا اِس وصیت کا کہ قوم — لے سبق عبرت کا اِس سے اسکو سمجھے حرزِ جان

بندہ پرور شاہِ آصف مہربان اوسکا وزیر — شہریار ایسا سخی دستور ایسا قدردان

شاہِ آصف کا ہے سایہ سایۂ فضلِ خدا — شاد کی تدبیر سے ہے ملک سارا شادمان

علم کا چرچا ہے اور ذی علم پاتے ہین صلہ — ربعِ مسکون مین دکن ہے آج کل نصفِ جہان

شاہ سے اور شاد سے اُمید ہوتی ہے قوی — ہو نہین سکتی مولف کی یہہ محنت رایگان

داخلِ تعلیم ہوگی یہہ کتابِ دلپذیر — قوم کی جاتی رہیگی غفلتِ خوابِ گران

گرچہ مین کیا اور میری راے کی وقعت ہی کیا — مین ہون اک بندون مین شہ کے کمترین بندگان

غنچۂ دل بادِ صرصر سے ہے مرجھایا ہوا — ہے زمانہ سب مخالف اور دشمن آسمان

بخت جب یاور نہو تو کام کچھہ آتا نہین — فلسفی ہو ہندسی ہو یا ہو بقراطِ زمان

ایک دل اور اوسمین سو سو آرزوؤن کا ہی خون — ایک سر اور اوسمین سودے ہین ہزارون ہی نہان

بے سبب دشمن بنا ہے آسمانِ کینہ جو — کچھہ سمجھہ مین ہی نہین آتی ہین اوسکی شوخیان

عمر بھر کی جانفشانی خاک مین سب ملگئی — اوسکے بدلے مین ملی ہین سیکڑون رسوائیان

دل کو ہے معلوم میرے یا خدا کو علم ہے — بندگی مین رات دن جو جو اوٹھائین سختیان

کیا خبر تھی انقلابِ آسمان ہو جائیگا — میری محنت کے ثمر ہونگے نصیبِ دشمنان

تجھہ سے ہی فریاد میری اے خدائے ذوالجلال — جانتا ہے تو سبھی ہو آشکارا یا نہان

انبیا کے واسطے اور اولیاء کے واسطے — اور صحابہ کے تصدق مین جو ہین باعز و شان

آلِ احمد کے طفیل اور سب امامون کے طفیل — شاہ کو مسرور رکھہ اور شاد کو رکھہ شادمان

ہو کشاکش سے ضمیمِ خستہ دل کو بھی نجات — اور مولف ہون تمناے دلی پر کامران

قوم کو زندہ کیا اور قوم پر احسان کیا — واہ واہ کیا بات ہی اے باکمالِ نکتہ دان